جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے ۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

جلد ۲۳ — شمارہ ۲۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ — ۲۰ احسان ۱۳۵۳ ہش — ۲۰ جون ۱۹۷۴ء

اَخبارِ اَحمدیہ

قادیان ۱۷ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لنڈن سے آمدہ ۱۲ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور ربوہ میں بخیریت ہیں الحمدللہ۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں سڑک پر جلی حروف سے لکھوا کر لگا دیا ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ کی فوجیں ہماری مدد کے لئے آ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت کا وقت قریب ہے۔"

اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرمائے اور اس کی نصرت نازل ہو۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام اور تمام احبابِ جماعت کی خیر و عافیت، صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۷ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!

دُشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا پُر حقیقت اعلان

فرمایا:-

"میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں ....

یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اُس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دُنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اور اُس کا جلال چمکے۔ اور اس کا بول بالا ہو کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔ ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پَیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اُن کا پچھلا حال اُن کے پہلے حال سے بدتر ہو گا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں
ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں
سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کن بر خلق اے جاں آفریں
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

... صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

احمدیت زندہ باد!!۔ احمدیت کے فدائی زندہ باد!!

اِسی پرچہ میں دُوسری جگہ پاکستان میں احمدیوں پر توڑے جا رہے ظلم وستم کی لرزہ براندام کر دینے والی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔ وحشی ظالم مولویوں نے محض عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے بے گناہ احمدیوں کو قتل کیا۔ ان پر گولیاں برسائیں۔ ان کے گھروں، دکانوں اور مسجدوں کو نذرِ آتش کیا۔ مگر اُن کی آتشِ غضب ٹھنڈی نہ ہوئی حتیٰ کہ اُن کی قساوتِ قلبی نے ان سے وہ عمل کروائے جو بڑے سے بڑا ظالم بھی کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اُن بدبختوں نے **بے گناہ زندہ احمدیوں کی زبانیں کاٹ دیں۔ اور پاؤں شل کر دیئے**۔۔۔!! اور رحمۃ للعالمین کی امت کہلانے والوں کو ذرہ بھر رحم نہ آیا۔ **خدا کے کلام کو پَیروں تلے روندا اور اس پر ناچتے رہے**۔ صرف یہ کہہ کر کہ یہ احمدیوں کا قرآن ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ارے عقل کے اندھو! کبھی تم نے دیکھا کہ احمدیوں کا قرآن کریم اُس قرآن مجید سے جُدا ہے جو سیدِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کی فلاح وبہبُود کے لئے بارگاہِ رب العٰلمین سے الہام پا کر سُنایا۔ حد درجہ کی جہالت اور بُغض وعداوت بھی انسان سے کیا کیا کام کروا دیتے ہیں۔ آنکھوں پر پڑے پردوں کے سبب وہ اس قدر ہمت بھی نہ کر پائے کہ کھول کر اُن اوراق کو ہی پڑھ لیتے کہ ان میں لکھا کیا ہے! صرف سُنی سُنائی باتوں پر اور مُلّانوں کے ورغلانے پر انہوں نے **کلامِ مجید کی وہ بے حرمتی کی** جو شاید کسی اشد سے اشد بے دین مخالف نے بھی نہ کی ہوگی۔ ایسی کالی کرتوتوں کے باوجود یہی سمجھ رہے ہیں کہ گویا بہت بڑی نیکی کا کام کر رہے ہیں۔ کاش! عامۃ المسلمین کو ورغلانے والے یہ نام نہاد مولوی اور عالم ان کو کلام مجید پڑھاتے اس کی عظمت اور حُرمت دِلوں میں بٹھاتے اور اُن کو اس بات کی تعلیم دیتے کہ بلا تحقیق کسی بات کو کر گزرنا تو درکنار قرآن مجید تو اس کے کہنے سے بھی باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل آیت ۳۷) زیادہ افسوس کی بات تو یہی ہے کہ علماء کہلانے والوں نے عامۃ المسلمین کو ہنگامہ آرائی اور مار دھاڑ کرنا تو سکھایا، اُن کی جہالت سے اپنی روٹیاں تو سیدھی کیں۔ مگر دینِ متین کی پُر امن اور زندگی بخش تعلیم سے انہیں بے بہرہ رکھا۔ اگر اسلام کے لئے خود کچھ مثبت کام کرنے سے قاصر تھے تو کم سے کم اُس جماعت سے تو بدظن نہ کرتے جس کا اوڑھنا بچھونا ہی تعلیم قرآن اور تعلیم سنت ہے۔ مگر تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے اور وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان آیت ۳۱) کی بات ان نام کے مسلمانوں پر پُورے طور پر منطبق ہو رہی ہے۔۔۔!! اس کے باوجود علماء ہیں کہ مطلق پروا نہیں شاید اُن کا یہ خیال ہے کہ کبھی مرنا ہی نہیں!!

اسی صفحہ پر دوسری جگہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا پریس کے ایک نمائندہ سے انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں حضور نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ بڑی سے بڑی مخالفت اور خطرناک سے خطرناک منصوبہ جس کے نتیجہ میں کسی ایک مُلک کے تمام احمدیوں کو یکے بعد دیگرے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے پھر بھی احمدیت کو دُنیا سے معدُوم نہیں کیا جا سکتا۔ احمدیت پھر بھی زندہ رہے گی۔ وجہ یہ کہ **احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے**۔ جس کے بارے میں تقدیرِ الٰہی یہی ہے کہ وہ بڑھے گا پھُولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کی ترقی اور وسعت کو روک سکے!! بیشک درمیانی روکیں آئیں گی۔ اور ایسے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے جن کے نتیجہ میں جماعت کو مالی اور جانی قُربانیاں دینی پڑیں گی۔ مگر ان ابتلاؤں میں سے گزرتے ہوئے جماعت کو جو عظیم الشان ترقی اور عظمت حاصل ہونے والی ہے۔ وہ ایسی حتمی بات ہے جو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہے۔ جماعت احمدیہ کو شروع ہی سے قُربانیوں کا عادی بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر ایسے امتحان کے وقت احمدیوں کے قدم ذرا نہیں ڈگمگاتے۔ بلکہ اُن کے ایمان پہلے سے زیادہ قوی ہو کر دُنیا کے سامنے چمکتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں حالیہ اینٹی احمدیہ فسادات میں شہید ہونے والے قویّ الایمان احمدیوں نے اپنے خُون سے اس امر کی گواہی دے دی ہے کہ احمدیت کو **وحشیانہ قتل وغارت** کے زور سے مٹایا نہیں جا سکتا۔ احمدیت وہ **شجرۂ طیبہ** ہے جس کو سینچنے کے لئے جماعت کے فدائی ہنسی خوشی اپنا خُون دینے کو تیار ہیں اور تیار رہیں گے۔۔۔!!

زندہ اور تازہ ایمان کی وہ دولت جو اُنہیں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی شناخت سے اور آپ کی پاک جماعت میں شامل ہونے کے نتیجہ میں حاصل ہوئی انہوں نے اُسے اپنے سینوں سے اس طرح لگائے رکھا کہ کڑی سے کڑی آزمائش کے وقت بھی اُن کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ تا آنکہ اسی حالت میں انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔ زندہ باد شہیدانِ احمدیت، زندہ باد۔۔۔!! بلاشبہ آپ لوگوں نے اپنے عمل کے ساتھ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کا شاندار نمونہ دکھا دیا۔ اور جب اس جہان سے رُخصت ہوئے تو اپنے پیچھے ایسے مخلصین چھوڑ گئے جو مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (احزاب: ۲۴) کے مصداق ہیں۔ ہاں! ہاں! اُنہی میں سے ایسے سچے عاشق اور صدق وصفا دکھانے والے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنی ہزاروں اور لاکھوں کی جائیداد اور گھر بار سارا اندوختہ اپنی آنکھوں کے سامنے لُٹتا دیکھا۔ نذرِ آتش ہوتا ملاحظہ کیا مگر اُن کے ایمان میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔۔۔!! فرق کیا، اس آزمائش نے اُن کے ایمان ویقین کو اور بڑھا دیا۔ کیونکہ جو کچھ اس وقت اُن سے مخالفین نے کیا یہ کوئی نرالی بات نہ تھی۔ بلکہ جب سے یہ دُنیا بنی اور مامورین کی جماعتیں قائم ہوئیں، ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا آیا۔ اور مخلصین نے اپنے ایمان کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ اور ماتھے پر ذرا بل نہ آیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالےٰ نے اپنے مومن بندوں کو مخاطب کر کے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ:۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۔

(آل عمران: آیت نمبر ۱۸۷)

تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا۔ اور تم ضرور اُن لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور اُن لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں بہت دُکھ دینے والی باتیں سنو گے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات کے متعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ربوہ میں پریس کے ایک نمائندہ کو خاص انٹرویو

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں ہو رہے فسادات کے متعلق ربوہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ کو ایک خاص انٹرویو دیا۔ حضُور کا یہ انٹرویو مورخہ ۹ رجون کو بی بی سی لندن سے بھی نشر ہوا۔ اور آل انڈیا ریڈیو کے قریباً تمام نیوز بُلیٹنوں میں نشر ہوتا رہا۔ اور اگلے روز ہندوستان کے قریباً تمام بڑی بڑی اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ اخبار ملاپ ویرتاپ جالندھر اور ٹریبیون چنڈی گڑھ میں اس کی جو تفصیل شائع ہوئی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

"ربوہ (پاکستان) ۹ رجون۔ (اے۔پی) احمدیہ فرقہ کے مشہور راہنما (حضرت) مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ پچھلے دس روز سے جو مذہبی فسادات ہو رہے ہیں اور جن میں 35 اشخاص ہلاک ہوئے ہیں وہ گورنمنٹ کی اُکساہٹ پر کئے گئے ہیں۔ مجھے اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ان مظالم کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں احمدی فرقہ کو مٹا دیا جائے۔ لیکن دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں تباہ نہیں کر سکتی۔ اگر پاکستان میں ایک ایک احمدی کو گولی سے اُڑا دیا جائے تو بھی احمدی فرقہ ختم نہیں ہوگا ہمارا یہ ایمان ہے اور مشاہدہ ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا:۔ احمدی فرقہ جسے پاکستان میں قادیانی فرقہ کے نام سے پکارا جاتا ہے کی قریباً پچاس برانچیں دُنیا بھر کے ممالک میں موجود ہیں۔ جو شمالی امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ اور مشرق بعید میں ہیں۔ لہذا اگر پاکستان میں احمدی فرقہ ختم ہو جائے تو بھی وہ دوسرے ممالک میں زندہ رہیں گے۔

مرزا ناصر احمد صاحب نے مزید کہا کہ احمدی فرقہ کے افراد نے حلفیہ بیانات دیئے ہیں کہ جب احمدیوں کی جائیدادوں کو لُوٹا جا رہا تھا اور جلایا جا رہا تھا تو پولیس اور مرکزی سکیورٹی فورس خاموش تماشائی بنی ہوئی دیکھ رہی تھی۔ اس کے علاوہ مرکزی سکیورٹی فورس کے جوانوں کو شہر در شہر بھیجا گیا۔ اور اُن کے آجانے کے بعد شدید فسادات ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حالات کو دیکھ کر امکانی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر بھٹو کی پاکستان میں حکمران پیپلز پارٹی نے بعض وجوہات کی بناء پر فسادات کے لئے اشتعال انگیزی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ فرقہ نے ۱۹۷۰ء کے چناؤ میں پیپلز پارٹی کو برسرِ اقتدار لانے میں مدد کی تھی۔ مگر اب یہ پارٹی اپنی مقبولیت کھو رہی ہے۔ اور اب وہ احمدیہ فرقہ کے اُن مخالف انتہا پسند مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں جو احمدیوں کے کروڑوں روپوں پر ہاتھ صاف کرنے کے درپے ہیں۔"

(ٹریبیون چنڈی گڑھ ۱۰ رجون۔ پرتاپ وملاپ جالندھر ۱۱ رجون ۱۹۷۴ء)

تبرکات

اپنے اندر اخلاص اور خشیتُ اللہ پیدا کرو اور علمِ دین سیکھو

جو لوگ تم میں آئیں اُن کو تعلیم دے سکو اور اُن میں خشیت اللہ پیدا کر سکو

سُورۃ النصر کی روشنی میں چند اہم تربیتی نکات کا بیان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاریخ ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۵ء بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٪

"میں نے ایک مختصری سورۃ پڑھی ہے۔ جو گو عبارت کے لحاظ سے بہت مختصر ہے. لیکن مضامین کے لحاظ سے بہت وسیع باتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور

حکمت اور معرفت کے بڑے بڑے دریا

اس کے اندر بہ رہے ہیں۔ نیز اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ بات بتائی ہے کہ اگر وہ اس پر غور و فکر اور عملدرآمد کرتے تو ان پر وہ ہلاکت اور تباہی کبھی نہ آتی۔ جو آج آئی ہوئی ہے۔ اور نہ مسلمان پراگندہ ہوتے۔ نہ ان کی حکومتیں جاتیں۔ نہ اس قدر کشت و خون کی نوبت پہنچتی۔ اور نہ ان میں تفرقہ پڑتا اور اگر پڑتا تو اتنا جلدی اور اس عمدگی سے زائل ہو جاتا کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا لیکن افسوس کہ ان میں وہ تفرقہ پڑا جو باوجود گھٹانے کے بڑھا اور باوجود دبانے کے اٹھا۔ اور باوجود مٹانے کے اُبھرا۔ اور آخر اس حد تک پہنچ گیا کہ آج مسلمانوں میں سینکڑوں نہیں بلکہ

ہزاروں فرقے

موجود ہیں۔ کیونکہ وہ بند جس نے مسلمانوں کو باندھا ہوا تھا کاٹا گیا۔ اور اس کے جوڑنے والا کوئی پیدا نہ ہوا۔ بلکہ دن بدن وہ زیادہ سے زیادہ ہی ٹوٹتا گیا۔ حتیٰ کہ تیرہ سو سال کے دراز عرصہ میں جب بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے پاس سے ایک شخص کو اس لئے بھیجا کہ وہ آکر اس کو جوڑے۔ اس فرستادہ خدا سے پہلے کے تمام مولویوں، گدی نشینوں اور بزرگوں اولیاؤں نے بڑی بڑی کوششیں کیں مگر اکارت گئیں۔ اور اسلام ایک نقطہ پر نہ آیا۔ پر نہ آیا۔ اور کس طرح آسکتا تھا جبکہ اس طریق سے نہ لایا جاتا جو خدا تعالیٰ نے مقرر کیا تھا۔ یعنی کسی مامور من اللہ کے ذریعہ سے۔ غرض اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک

آنے والے فتنہ پر آگاہ فرمایا

ہے۔ اور اس سے بچنے کا علاج بھی بتایا ہے۔ اس سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید کی گئی ہے کہ آپ استغفار کریں۔ چونکہ استغفار کے معنی عام طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے ہوتے ہیں اس لئے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص جو دُنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آیا تھا۔ گمراہ اور بے دین لوگوں کو باخدا بنانے آیا تھا۔ گناہوں اور بدیوں میں گرفتار شدہ انسانوں کو پاک و صاف کرنے آیا تھا اور جس کا درجہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ ۔ سب لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تم خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بن جاؤ گے۔ پھر وہ جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔ کہ اس رسول میں تمہارے لئے پورا پورا نمونہ ہے۔ اگر تم خدا کے حضور مقبول بننا چاہتے ہو۔ اگر تم خدا سے تعلق پیدا کرنا پسند کرتے ہو تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ اس رسول کے اقوال۔ افعال اور حرکات و سکنات کی پیروی کرو۔ کیا اس قسم کا انسان تھا کہ وہ بھی گناہ کرتا تھا اور اُسے بھی

استغفار کرنے کی ضرورت

تھی۔ جس رسول کی یہ شان ہو کہ اس کا ہر ایک قول اور فعل خدا کا پسندیدہ ہو۔ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی نسبت یہ کہا جائے کہ تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ۔ اگر وہ بھی گنہگار ہو سکتا ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کی اتباع کی دوسروں کو کیوں ہدایت فرمائی ہے۔ ہم اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں کہ

آپ ہر ایک قسم کی بدی اور گناہ سے پاک تھے

یہی تو وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اے لوگو اگر تمہیں مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے۔ اور میرے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے کہ تم اس رسول کی اتباع کرو ورنہ ممکن نہیں کہ تم میرے قرب کی کوئی راہ پا سکو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی گناہ کا منسوب کرنا تعلیم قرآن کے بالکل خلاف ہے۔"

"میں نے جب ان آیات پر غور کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے ایک عجیب بات سمجھائی۔ اور وہ یہ کہ جب کسی کو فتح حاصل ہوتی ہے اور مفتوح قوم کے ساتھ فاتح قوم کے تعلقات قائم ہوتے ہیں تو اُن میں جو بدیاں اور بُرائیاں ہوتی ہیں وہ فاتح قوم میں بھی آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فاتح قوم جن ملکوں سے گذرتی ہے ان کے عیش و عشرت کے جذبات اپنے اندر لیتی جاتی ہے۔ اور چونکہ

عظیم الشان فتوحات

کے بعد اس قدر آبادی کے ساتھ فاتح قوم کا تعلق ہوتا ہے جو فاتح سے بھی تعداد میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو فوراً تعلیم دینا اور اپنی سطح پر لانا مشکل ہوتا ہے اور جب فاتح قوم کے افراد مفتوح قوم سے ملتے ہیں تو بجائے اس کو نفع پہنچانے کے خود اس کے بد اثرات سے متأثر ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ رفتہ رفتہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ جب اسلام کی فتوحات کا زمانہ آیا۔ تو اسلام کے لئے بھی وہی مشکل در پیش تھی۔ گو اسلام ایک نبی کے ماتحت ترقی کر رہا تھا۔ لیکن نبی باوجود نبی ہونے کے پھر انسان ہی ہوتا ہے۔ اور انسان کے تمام کام خواہ کیسے ہی عالی اور وسیع ہوں محدود ہی ہوتے ہیں۔ ایک استاد خواہ کتنا ہی لائق ہو اور ایک دفتر میں تیس چالیس نہیں بلکہ سو سوا سو لڑکوں تک کو بھی پڑھا سکتا ہو۔ لیکن اگر اس کے پاس ہزار دو ہزار لڑکے لے آئیں۔ تو نہیں پڑھا سکے گا۔ رسول بھی اُستاد ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آیا ہے۔ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ۔ کہ اس رسول کا یہ کام ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی آیتیں لوگوں کو سنائے۔ کتاب کی تعلیم دے۔ اور ان کو پاک کرے۔ غرض نبی ایک معلم اور استاد ہوتا ہے۔ اس کا کام تعلیم دینا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ تھوڑے لوگوں کو ہی دے سکتا ہے۔ کیونکہ لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو سبق دینا اور پھر یاد بھی کروا دینا کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ پس جب کسی کے سامنے لاکھوں اور

کروڑوں انسانوں کی جماعت

سبق لینے کے لئے کھڑی ہو تو ضرور ہوگا کہ اس کی تعلیم میں نقص رہ جائے۔ اور پوری پوری طرح علم نہ حاصل کر سکے یا یہ ہوگا کہ بعض تو پڑھ جائیں گے۔ اور بعض کی تعلیم ناقص رہ جائے گی۔ اور بعض بالکل جاہل کے جاہل ہی رہ جائیں گے۔ اور کچھ تعلیم نہ حاصل کر سکیں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فتوحات پر فتوحات ہونی شروع ہوئیں اور بے شمار لوگ۔ آپ کے پاس آنے لگے تو ان کے دل میں جو

بڑا ہی پاک دل

تھا ایک گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ان تھوڑے سے لوگوں کو تو میں اچھی طرح تعلیم دے لیتا۔ قرآن سکھا سکتا تھا نماز۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی پابندی سے صحابہؓ کو قرآن سکھاتے تھے) لیکن یہ جو لاکھوں انسان اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اُن کو میں کس طرح تعلیم دوں گا۔ اور مجھ میں جو بوجہ بشریت کے یہ کمزوری ہے کہ اتنے کثیر لوگوں کو تعلیم نہیں دے سکتا اس کا کیا علاج ہوگا۔ اس کا جواب خدا تعالیٰ نے یہ دیا کہ اس میں شک نہیں کہ بہت سے ہوں گے اور نئے نئے لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے تو اُن میں بہت سی کمزوریاں ہوں گی۔ اور

یہ بھی سچ ہے کہ وہ سب کے سب تجھ سے تعلیم نہیں پا سکتے ۔ مگر ان کو تعلیم دلانے کا یہ علاج ہے کہ تو خدا سے دُعا مانگے کہ اے خدا مجھ میں بشریت کے لحاظ سے یہ کمزوری ہے کہ اتنے لوگوں کو تعلیم نہیں دے سکتا ۔ تو میری اس کمزوری کو ڈھانپ دے اور وہ اس طرح کہ ان سب لوگوں کو خود ہی تعلیم دے دے اور خود ہی اُن کو پاک کر دے ۔ پس یہی وہ بات ہے جس کے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو استغفار کرنے کا ارشاد ہوا ہے ۔"

"تو یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی خصوصیت ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی ۔ اس لئے جہاں آپ کی فتح کا ذکر آیا ہے ۔ وہاں ساتھ ہی استغفار کا حکم بھی آیا ہے جو آپ کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے تھا کہ دیکھنا ہم آپ کو بہت بڑی فتح اور عزت دینی چاہتے ہیں اور بیشمار لوگوں کو آپ کے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں ۔ پس یاد رکھو کہ جب تمہارے

بہت سے شاگرد

ہو جائیں تو تم خدا کے حضور گر جانا اور کہنا کہ الٰہی اب کام انسانی طاقت سے بڑھتا جاتا ہے ۔ آپ خود ہی ان نو واردوں کی اصلاح کر دیجئے ہم آپ کی دُعا قبول کریں گے ۔ اور ان کی اصلاح کر دی جائیگی اور ان کی کمزوریوں اور بدیوں کو دُور کر کے ان کو پاک کر دیا جائے گا ۔ لیکن ان سب باتوں کو ملانے سے جہاں ایک طرف یہ اعتراض مٹ جاتا ہے کہ آپ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے ۔ وہاں دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ایک قوم ترقی کرتی اور کثرت سے پھیلتی ہے ۔ وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کا ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے فتح کے ساتھ ہی استغفار کا ارشاد فرمایا ہے ۔ کیونکہ کسی

قوم کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا جو وقت ہوتا ہے وہی وقت اس کے تنزل کے اسباب کو بھی پیدا کرتا ہے

اور جب کوئی قوم بڑھ جاتی ہے اسی وقت اس میں فساد اور فتنے بھی شروع ہو جاتے ہیں ۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ قوم میں ایسے لوگ آ جاتے ہیں جو نبی کی خدمت اور صحبت میں نہیں رہے ہوتے ۔ اچھی طرح بد آلائشوں سے پاک و صاف نہیں ہوتے ۔ اور جنہیں وہ مشکلات پیش نہیں آئی ہوتیں ۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کو پاک کرنے کے لئے مقرر فرمائی ہوئی ہیں ۔ اس لئے وہ فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں اور قوم کو تباہی کے گھاٹ اُتارنا چاہتے ہیں ۔"

"یہ وہ بات ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تو بیان فرمائی ہے لیکن آج تک کسی نے اسے قرآن شریف سے سیکھ کر بیان نہیں کیا ۔ مجھے خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے ۔ اور اس بات کا موقع دیا ہے کہ آپ لوگوں کو سناؤں ۔ پس جو شخص اسے سُنے گا اور پھر اس پر عمل کریگا وہ کامیاب اور بامُراد ہو جائے گا ۔ اور جو نہیں سُنے گا اور عمل نہیں کرے گا وہ یاد رکھے کہ ایسے ایسے فتنے آنے والے ہیں کہ جن کے ساتھ یہ فتنہ جو اِس وقت برپا ہوا ہے کچھ مقابلہ ہی نہیں کر سکتا ۔"

کیا یہ فتنہ تم کو یاد نہیں ہے ۔ اور تم نے نہیں دیکھا کہ اس کے بانیوں نے کس قدر زور سے کیا ۔ مگر اُنہیں کیا حاصل ہوا ۔ کچھ بھی نہیں ۔ آج یہ نظارہ دیکھ لو ۔ اور لاہور جا کر بھی دیکھ لو ۔ باوجود اس کے کہ بیعت کے وقت وہ زیادہ تھے ۔ اور ہم تھوڑے لیکن خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے کہ اُن کی کچھ بھی پیش نہیں گئی ۔ پس یہ وہ فتنہ نہیں ہے جو جماعتوں کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوا کرتا ہے ۔ وہ وہ فتنہ ہوتا ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح آتا اور خس و خاشاک کی طرح قوموں کو بہا کر لے جاتا ہے ۔

پس اُس فتنہ سے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے بغیر کوئی بچ نہیں سکتا ۔ ہم سے پہلے بہت سی جماعتوں نے اس کے تلخ تجربے کئے ہیں ۔ پس مبارک ہے وہ جو اُن کے تجربوں سے فائدہ اُٹھائے ۔ اور افسوس ہے اس پر جس نے پہلوں کے تجربہ سے فائدہ نہ اُٹھایا ۔ اور چاہا کہ خود تجربہ کرے ۔"

"پس تم لوگ تیار ہو جاؤ ۔ تاکہ تم بھی اس قسم کی کسی غلطی کا شکار نہ ہو جاؤ ۔ کیونکہ اب تمہاری فتوحات کا زمانہ آ رہا ہے ۔ اور یاد رکھو کہ فتوحات کے زمانہ میں ہی تمام فسادات کا بیج بویا جاتا ہے جو اپنی فتح کے وقت اپنی شکست کی نسبت نہیں سوچتا اور

اقبال کے وقت ادبار کا خیال

نہیں کرتا ۔ اور ترقی کے وقت تنزل کے اسباب کو نہیں مٹاتا اس کی ہلاکت یقینی اور اس کی تباہی لازمی ہے ۔ نبیوں کی جماعتیں بھی ان فساد سے خالی نہیں ہوتیں ۔ اور وہ بھی جب ترقی کرتی ہیں اور ایسے لوگ اُن میں داخل ہوتے ہیں جنہوں نے نبی کی صحبت نہیں پائی ہوتی ۔ اور ان کا ایمان اتنا مضبوط نہیں ہوتا ۔ جتنا ان لوگوں کا ہوتا ہے جو نبی کی صحبت پاکر رہے ہوتے ہیں اور جن کی تربیت بوجہ اس کے کہ وہ جماعت در جماعت آکر داخل ہوتے ہوتے ہیں نامکمل ہوتی ہے تو ان میں بھی فساد شروع ہو جاتا ہے ۔ جو آخرکار ان کو مختلف جماعتوں میں تقسیم کر کے ان کے اتحاد کو توڑ دیتا ہے یا ان کی جڑ کو ایسا کھوکھلا کر دیتا ہے کہ آئندہ ان کی رُوحانی طاقتیں ضائع ہو جاتی ہیں ۔ **ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے ۔ اور وہ دن دُور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونگے مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی ۔ اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے ۔** اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں اور جس طرح خدا کی یہ سنت ہے کہ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ غافل لوگ آگاہ ہو جائیں اور اپنے مال و اسباب کو سنبھال لیں ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری ترقی کی ہوائیں چلا دی ہیں ۔ پس ہوشیار ہو جاؤ ۔ آپ لوگوں میں سے خدا کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی ہے ۔ آپ کے مُنہ سے باتیں سُنی ہیں ۔ آپ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کیا ہے ۔ اُن کا فرض ہے کہ وہ آنے والوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا باعث ہوں ۔ کیونکہ کوئی ایک شخص بہتوں کو نہیں سکھا سکتا ۔"

"مَیں آپ لوگوں کو یہی نہیں کہتا کہ علم سیکھو ۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ تقویٰ اور خشیت اللہ پیدا کرو ۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو علم ایک عذاب ہے نہ کہ کوئی مفید چیز ۔ تم

قرآن شریف پڑھو اور خوب پڑھو

کیونکہ بے علم انسان نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کیا کیا حکم دیئے ہیں ۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کئی انسان ایسے ہوتے ہیں جو قرآن شریف جانتے ہیں مگر خود گمراہ ہوتے ہیں ۔ اور دُوسروں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں اور اس طرح کے ہو گئے ہیں جس طرح کہ یہود کے عالم تھے ۔ جن کا ذکر قرآن شریف میں آتا ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ قرآن شریف وہی ہے جو رسول اللہ کے زمانہ میں تھا ۔ مگر جانتے ہوئے نہیں جانتے ۔ وہ مولوی اور مفتی کہلاتے ہیں ۔ مگر اُن کے اعمال میں اسلام کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا ۔ قرآن شریف کے معنوں کی ایسی ایسی توجیہیں نکالتے اور ایسی ایسی شرارتیں کرتے ہیں کہ اُن کے دل بھی انہیں شرمندہ کرتے ہیں ۔ عالم کہلاتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے ۔ انہوں نے علم پڑھا ۔ مگر ان کا علم اُن کے کسی کام نہ آیا ۔ اور وہ گمراہ کے گمراہ ہی رہے ۔ پس

خشیت اللہ

کی بہت ضرورت ہے ۔ اس کے پیدا کرنے کے طریق نبیوں کے زمانہ میں بہت سے ہوتے ہیں ۔ کیوں ۔ اس لئے کہ وہ انسان کو سانچے میں ڈھال دیتے ہیں ۔ اور خود نمونہ بن کر لوگوں کو سکھاتے ہیں یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ ہر ایک کام جس طرح کسی استاد کے بتانے اور تجربہ کر کے دکھانے سے آتا ہے ۔ اس طرح خود بخود کتابوں میں سے پڑھ لینے سے نہیں آیا کرتا ۔ مثلاً اگر کوئی شخص ڈاکٹری کی کتابیں پڑھ لے ۔ لیکن اُسے تجربہ نہ ہو تو وہ لوگوں کا علاج کرنے کی بجائے اُن کو مارے گا ۔ کیونکہ علاج وہی کر سکتا ہے جس کو تجربہ بھی ہو ۔ اور جسے اس نے کسی اُستاد سے سیکھا ہو ۔ مگر جس نے کسی اُستاد کو دیکھا ہی نہ ہو ۔ اس کے علاج سے بہت مرتے اور کم جیتے ہیں ۔ اور جو جیتے ہیں وہ بھی اس لئے نہیں کہ اس کی دوائی اور علاج سے بلکہ اپنی طاقت اور قوت سے ۔ پس خشیت اللہ نبی کی صحبت سے جس طرح حاصل ہوتی ہے ۔ اس طرح کسی اور طریق سے نہیں حاصل ہو سکتی ۔ پس تم میں سے تو بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت سے اس کو سیکھا ہے ۔ اس لئے تم اس زمانہ کے لئے ہوشیار ہو جاؤ جبکہ فتوحات پر فتوحات ہوں گی ۔"

"دیکھو مَیں آدمی ہوں ۔ اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی ۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا ۔ تم ہی لوگ اُن کے مُعلّم بنو گے ۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا اُن کو سکھا سکو ۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آئندہ کے لئے

اُستاد بن سکو

اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے ۔ ایک نابینا اور جاہل اُستاد کسی شاگرد کو کیا پڑھا سکتا ہے ۔ کہتے ہیں ایک اُستاد تھا اُس نے چند خطوط پڑھے ہوئے تھے ۔ جو کوئی خط لا کر دیتا اسے انہیں خطوں میں سے کوئی ایک سُنا دیتا ۔ ایک دن ایک شخص خط لایا ۔ اُس وقت اس کے پاس اپنے پہلے خط موجود نہ تھے ۔ اس لئے نہ پڑھ سکا ۔ اور کہنے لگا کہ مَیں طاق والے خط پڑھ سکتا ہوں ۔ پس تم بھی اس خط کے پڑھنے والے کی طرح نہ بنو ۔ آپ لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر اخلاص اور خشیت پیدا کرو ۔ اور علمِ دین سیکھو ۔ اور اپنے دلوں کو صیقل کرو ۔ تاکہ جو لوگ تم میں آئیں اُن کو تعلیم دے سکو ۔ اور ان میں خشیت اللہ پیدا کر سکو ۔"

(مقتبس از کتاب "انوارِ خلافت" صفحہ ۹۹ تا ۱۱۶)

کیا رابطۂ عالمِ اسلامی شریعتِ اسلامیہ پر حاکم ہے یا اُس کے تابع؟

تکفیر و تخریب کا ایک عالمی منصوبہ

(۲)

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مُسلم مشن بمبئی

(۴)

اب آپ تصویر کا دُوسرا رُخ ملاحظہ کیجئے۔ ماہ اپریل ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی جو پانچ روزہ کانفرنس ہوئی۔ اس میں انہوں نے اسلام کی خدمت و اشاعت کے کسی تعمیری منصوبے پر غور و فکر نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی میں اضافہ کرنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی تعلیمات متذکرہ بالا کو نظر انداز کرتے ہوئے تحکمانہ طور پر جماعتِ احمدیہ کے خلاف مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی ہیں:۔

۱۔ ”کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیت خالص کفر ہے اور اس فرقہ کا اسلام سے ادنیٰ بھی تعلق نہیں“

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء صـ۱)

۲۔ ”کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ ان کا اقتصادی۔ سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفن کیا جائے۔ ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے“

۳۔ ”تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمی پر پابندی لگائیں اور اُن کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں۔ اور ان کو گورنمنٹ میں اہم مناصب اور عہدوں پر فائز نہ ہونے دیں“

(سہ روزہ الجمعیۃ دہلی ۲۹ اپریل ۱۹۷۴ء صـ۱)

رابطہ عالم اسلامی کی یہ قرار دادیں کیا ہیں۔؟ جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں اور دسیسہ انگیزی کا مجموعہ اور تکفیر و تخریب کا ایک عالمی منصوبہ ہیں۔!! اصل حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اکنافِ عالم میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی جو منظم طریق پر توفیق مل رہی ہے اُس سے یہ علماء اور ان کے ادارے اور ان کی حکومتیں محروم ہیں۔ اور جماعت کو اس کی تبلیغی کوششوں میں جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور اُن کی تعداد میں دن بدن جو اضافہ ہو رہا ہے یہ علماء کرام اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس خود تو اسلام کی خدمت و اشاعت کا کوئی تعمیری منصوبہ و پروگرام نہیں اور جو دردمند دل یہ مبارک کام باوجود وسائل و اسباب کی کمی کے دُنیا میں کر رہے ہیں اس کو یہ لوگ دیکھ نہیں سکتے۔ پس احساسِ کمتری کی وجہ سے یہ لوگ بھی اب پہلوں کی طرح تکفیر بازی کے ناپاک مشغلہ کو اختیار کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ اور اُن کا یہ اقدام تعمیری نہیں بلکہ تخریبی ہے۔ کیونکہ تکفیر بازی منفی اندازِ فکر اور تخریبی کارروائی ہے۔ کیا رابطہ عالم اسلامی کے سنجیدہ افراد اپنے موقف پر نظرِ ثانی کریں گے اور اس نقطۂ نگاہ سے غور کریں گے کہ اُن کا یہ اقدام کہیں قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے خلاف تو نہیں؟ جن کا ہم شروع میں ذکر کر آئے ہیں۔ کیا وہ حدیثِ نبویؐ کی اس تہدید کو پیشِ نظر رکھیں گے — ”اذا قال الرّجل لأخيهِ يا كافِر فقد باء بهٖ احدهما“ (بخاری) کہ جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے وہ کفر اُس پر ہی لوٹ کر پڑتا ہے۔ اَلْحَذَر ثُمّ اَلْحَذَر۔

(۵)

ناظرینِ کرام! آج دُنیا دلیل و برہان کی دُنیا ہے آج ہر دعویٰ پر ثبوت کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور ہر فتویٰ کو عقل کے ترازو پر تولا جاتا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے متذکرہ بالا فتویٰ یا قرار داد کا اگر ہم دلیل و برہان کی روشنی میں تجزیہ کریں تو اس کو تین نقطہ ہائے نظر سے دیکھ سکتے ہیں۔

اوّل احمدیوں کے نقطۂ نظر سے

رابطہ عالمِ اسلامی کی یہ قرار داد سراسر کذب و افتراء کا پلندہ ہے۔ کیونکہ ہر احمدی اپنے مسلمان ہونے کا یقینِ کامل رکھتا ہے۔ وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدیہ صلعم کا اقرار کرتا ہے۔ قرآن مجید کو ایک مکمل شریعت مانتا ہے۔ اور صدقِ دل سے اُس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ارکانِ اسلام کی پابندی کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہے ایک احمدی اس قرار داد کو پڑھ کر علماء کی حالتِ زار پر افسوس کرتا ہے کہ اس زمانہ میں رُوحانیت کا اتنا فقدان ہو گیا ہے کہ دُنیا کے مسلم ممالک کے عالم مکہ مکرمہ جیسے مقدس شہر میں بیٹھ کر کذب و افتراء سے کام لیتے ہیں۔ تو اس کا یقین اور ایمان اپنے عقائد پر اور مضبوط ہوتا ہے کہ واقعی اس زمانہ میں ایک مہدی اور مسیح کی ضرورت تھی۔ جو عین وقت پر آیا۔ اور اُس نے دُنیا کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔ اور پھر جب وہ علماء کی سوشل بائیکاٹ کی قرار داد کو پڑھتا ہے تو اُس کو خوشی ہوتی ہے کہ علماء نے دلائل و براہین کے میدان میں احمدیوں کے مقابل پر اپنی شکست کا اعتراف کر لیا۔ تبھی وہ اب احمدیوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کے ناپاک حربے پر اُتر آئے ہیں۔ بالکل اُسی طرح جیسا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال قبل مکہ مکرمہ کے صنادید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر دلائل و براہین سے عاجز آ کر مسلمانوں کے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔ اور تین سال تک شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو کفار مکہ کے سوشل بائیکاٹ کے شدائد کو برداشت کرنا پڑا۔ ذرا رابطہ عالم اسلامی کے اراکین سنجیدگی سے غور کریں کہ وہ مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر احمدیوں کے خلاف کس طریقِ کار کو اپنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اور اپنی مماثلت کس فریق سے ثابت کر رہے ہیں۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔!! باقی احمدی تو ماشاء اللہ کفر پروف اور بائیکاٹ پروف ہیں۔ وہ ایسے حربوں سے قطعاً مرعوب نہیں ہوتے۔ کیونکہ احمدیت کفر کے فتوؤں میں ہی پروان چڑھی ہے۔ اور یہ مخالفت اس کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔

دُوسرے سنجیدہ طبع غیر احمدیوں کے نقطۂ نظر سے

رابطہ عالمِ اسلامی کی یہ قرار داد بھی محلِ نظر ہے۔ کیونکہ جب وہ بحیثیت منصف ایک طرف علماء کی بات سُن کر دوسری طرف جماعتِ احمدیہ کے افراد کی باتیں سُنتے ہیں۔ اور اُن کا لٹریچر پڑھتے اور خود بانیٔ سلسلہؑ کی تحریرات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ حیران رہ جاتے ہیں کہ احمدیوں کے عقائد تو سراسر اسلامی ہیں اور یہ نام نہاد علماء خواہ مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر فیصلہ کریں۔ ان کی قرار داد احمدیوں کے خلاف سوائے الزام تراشی کے کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ کوئی مخفی فری میسن سوسائٹی نہیں۔ اُس کا لٹریچر شائع شدہ ہے۔ اُس کی تبلیغ دُنیا میں عام ہے۔ اس میں کوئی اخفاء کا پہلو نہیں۔ اور لاکھوں لوگ جو جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ ہم ہی سے ہی تھے۔ وہ جماعت کا لٹریچر پڑھ کر اس پر غور و فکر کر کے اور دُوسرے فرقوں کی کتابوں اور عقائد سے موازنہ کر کے ہی احمدی ہوئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے عقائد و نظریات سے دلائل و براہین کے ذریعہ اختلاف تو ہو سکتا ہے مگر یہ سراسر افتراء ہے کہ ”قادیانیت خالص کفر ہے۔ اور اس فرقہ کا اسلام سے ادنیٰ بھی تعلق نہیں ہے۔“ (الجمعیۃ دہلی ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء) کیونکہ جس جماعت کی تبلیغ سے لاکھوں لوگ دُنیا میں کلمۂ طیبہ پڑھ کر داخلِ اسلام ہوتے ہوں۔ کیا اُن کے متعلق یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ان کو خود نہ کلمۂ طیبہ پر ایمان ہے اور نہ اسلام سے ان کا کوئی ادنیٰ تعلق ہے؟ پس اِن بہتانوں اور الزام تراشیوں کا ایک فائدہ جماعتِ احمدیہ کو یہ ہوتا ہے کہ یہ سنجیدہ طبع لوگ پھر جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا مزید غور و امعان سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کی خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بھی حق کو پا کر جماعتِ احمدیہ کی تعلیمات سے نہ صرف متأثر ہوتے بلکہ جماعت میں شامل ہو کر خدمتِ اسلام کی سعادت پاتے ہیں۔

تیسرے غیر مُسلم احباب کے نقطۂ نظر سے

رابطہ عالمِ اسلامی کی مندرجہ ذیل قرار داد

”تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمی پر پابندی لگائیں اور اُن کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں“

حیرت و استعجاب کا باعث ہے کیونکہ یہ غیر مسلم اپنے اور احمدیوں کے عقائد و اعمال کو مسلمانوں کی طرح ہی پاتے ہیں وہ احمدیوں کے دعویٔ اسلام اور اپنے ملکوں میں تبلیغِ اسلام اور خدمتِ اسلام کو دیکھتے ہوئے محض علماء کے تحکم کی وجہ سے کس طرح انہیں غیر مسلم سمجھ لیں؟ انہیں تعجب ہے کہ اگر احمدی حضرات کلمۂ طیبہ پڑھنے۔ توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدیہؐ کا اقرار کرنے اور ارکانِ اسلام کی پابندی کرنے اور تبلیغِ اسلام کرنے کے باوجود مسلمان نہیں اور وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ حالانکہ اُن کے ذریعہ لاکھوں غیر مسلم کلمۂ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ تو پھر ہمارے لئے اسلام کو قبول کرنے کا کونسا طریقہ اِن علماءِ کرام نے تجویز کیا ہے؟ کیونکہ اس قسم کا ”غیر مسلم“ تو ہم کو دُنیا میں نظر نہیں آیا۔ جو خود اپنے مسلمان ہونے کا اقرار و اعلان کرے۔ کلمہ طیبہ پڑھے۔ نماز اور روزے اور دیگر ارکانِ اسلام کی پابندی کرے اور دن رات خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے فرض کی ادائیگی میں مصروف و کوشاں ہو۔ پھر بھی وہ غیر مسلم کا غیر مسلم ہی رہا ہو۔ آخر ایک مُسلم اور غیر مُسلم میں عقائد و اعمال کے لحاظ سے مابہ الامتیاز کیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ؎

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مُسلمان ہوں مَیں

پس رابطہ عالم اسلامی کی قرار دادیں جو جماعتِ احمدیہ کے خلاف تلبیس و تدلیس کا مرقع ہیں۔ اور تکفیر و تخریب کا منصوبہ ہیں۔ خود ان کو یا متعصب لوگوں کو خوش تو کر سکتی ہیں۔ مگر اس علم و روشنی کے زمانہ میں سنجیدہ طبع لوگوں کے دلوں کو اپیل نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ یہ دلائل و براہین سے عاری قرار دادیں ہیں۔ جن میں محض تحکم و انفرادی سے کام لیا گیا ہے۔ جس کا شریعتِ اسلامیہ نے اُن کو کوئی حق نہیں دیا۔

(۶)

احمدیوں کو غیر مُسلم اقلیّت قرار دینے کی قرارداد

قریباً اکیس سال قبل ۱۹۵۳ء میں ہمارے پڑوس میں ایک مسلم مملکت پاکستان میں رابطہ عالم اسلامی کی مکّہ کانفرنس ۱۹۷۴ء کی طرح تمام مسلمان فرقوں کے علماء نے مل کر جماعتِ احمدیہ کے خلاف تکفیر و تشدّد کی ایک مہم چلائی تھی۔ اور حکومتِ پاکستان سے ایک غیر معقول مطالبہ کیا تھا۔ کہ احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دیا جائے۔ اور پھر قانون کو خود اپنے ہاتھ میں لے کر جگہ جگہ ہنگامہ آرائی شروع کی۔ اور مظلوم و معصوم احمدیوں کے مکانات پر حملے شروع کر دیئے۔ اور بعض کو شہید کر دیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ چونکہ مذہبِ اسلام امن و صلح کا مذہب ہے اور وہ آزادیٔ مذہب اور حُرّیتِ ضمیر کا حامی ہے۔ اس لئے حکومت اس غیر معقول مطالبہ کے آگے نہ جُھکی۔ اور اس ایجی ٹیشن کو امنِ عامّہ کے تحفظ کے پیشِ نظر قانون کے سخت ہاتھوں سے دبا دیا۔ اور بعد ازاں اس ہنگامہ آرائی اور فتنہ انگیزی کی تحقیق کے لئے ایک "عدالتِ خصوصی" قائم کی۔ جو جسٹس منیر احمد اور جسٹس کیانی پر مشتمل تھی۔ فاضل جج صاحبان نے ایک طرف تو اس فتنہ وفساد کے عوامل و اسباب کے بارہ میں تحقیقات کی تو دوسری طرف "احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت" قرار دیئے جانے کے مطالبہ کا تجزیہ کیا۔ اور اس ضمن میں تمام فرقوں کے علماء سے عدالت میں دریافت کیا کہ اگر آپ لوگ احمدیوں کو غیر مُسلم قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو پہلے "مُسلم" کی شرعی تعریف تو کیجئے۔ تاکہ دیکھا جائے کہ کس کس جماعت میں "مُسْلِم" کی شرائط پائی جاتی ہیں۔ اور جس جماعت میں وہ شرائطِ اسلام نہ ہوں گی وہ خود بخود ہی "غیر مُسلم" قرار پا جائیگا۔ اس پر طُرّہ یہ ہُوا کہ کوئی بھی دو عالم لفظ "مُسلم" کی تعریف میں متفق نہ ہو سکے اور کوئی جامع مانع تعریف پیش نہ کر سکے۔ چنانچہ اس بارے میں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں علماء کی مختلف تعریفوں کا ذکر کرنے کے بعد فاضل ججان نے لکھا ہے:-

"(مُسلم کی) ان متعدد تعریفات کو جو علماء نے کیں۔ پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم اس کے سوا اور کیا تبصرہ کر سکتے ہیں کہ کوئی سے دو عالمِ دین اس بنیادی مسئلے پر متفق نہیں۔ اب اگر ہم ان علماء کی طرح اپنی طرف سے مُسلم کی تعریف لکھیں اور وہ تعریف ان سب علماء کی پیش کردہ تعریف سے مختلف ہو تو ہم ان سب کے اتفاق سے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر ہم ان میں سے کسی ایک عالم کی پیش کردہ تعریف کو اختیار کریں تو ہم اس عالمِ دین کی رائے کے مطابق تو مسلمان رہیں گے۔ لیکن دُوسرے علماء کی پیش کردہ تعریف کے مطابق "کافر" بن جائیں گے۔"

(رپورٹ انگریزی صفحہ ۲۱۸)

تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ ہنگامۂ پاکستان کے قریباً ۲۱ سال بعد رابطۂ عالم اسلامی نے مکّہ کانفرنس میں بھی وہی قرارداد پاس کی ہے جو ۱۹۵۳ء میں پاکستانی علماء نے کی تھی۔ مگر قابلِ غور امر یہ ہے کہ جب مسلمان فرقوں کے علماء لفظ "مُسلم" یا "مسلمان" کی تعریف پر ہی متفق نہیں۔ اور نہ ہی رابطۂ عالمِ اسلامی نے اب کوئی متفقہ تعریف مسلمان کی پیش کی ہے۔ تو پھر احمدیوں کو غیر مُسلم قرار دینا یا اس کا مطالبہ کرنا سراسر فضول اور غیر معقول ہے۔ نیز اب احمدیوں کو حق حاصل ہے کہ وہ احمدیوں کو غیر مُسلم یا کافر قرار دینے والے عُلماء یا اداروں سے یہ سوال کریں کہ وہ پہلے قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے مطابق اپنے "مُسلمان" ہونے کا ثبوت و سَند پیش کریں۔ نیز اس امر کی اُن کے پاس کون سی خدائی سند اور اتھارٹی ہے۔ کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے کسی مسلمان فرقہ یا جماعت کو اِسْلام سے خارج قرار دیں۔ کیونکہ اسلام کسی شخصِ واحد یا ادارے یا رابطے کی ذاتی جاگیر نہیں۔ یہ ایک مذہب اور دِین ہے۔ جس میں داخل ہونے اور اس کے اُصولوں اور احکامات پر عمل کرنے کا ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے۔ کیونکہ مذہب بندے اور خُدا کا ذاتی معاملہ ہے اس میں دوسرے شخص کی مداخلت از راہِ تحکّم و تمرّد کوئی دیندار آدمی پسند نہیں کر سکتا ——!!

(۷)

رابطہ عالمِ اسلامی کی قرارداد سے ایک پیش گوئی کے پورا ہونے کی تصدیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ کی علامات بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کی اور اُن کے علماء کی حالتِ زار کو یوں بیان فرماتے ہیں:-

(الف) "بنی اسرائیل کے بہتّر فرقے ہو گئے تھے اور میری امّت کے تہتّر فرقے ہو جائیں گے۔ سوائے ایک کے باقی سب کے سب جہنّمی ہوں گے۔" (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

(ب) "عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔" (مشکوٰۃ کتاب العلم صفحہ ۳۸)

کہ اُن لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق ہوں گے۔ اُنہیں سے فتنے اُٹھیں گے اور انہیں میں واپس لوٹیں گے۔

مندرجہ بالا احادیث کی پیشگوئی کے مطابق مسلمان اس زمانہ میں ۷۲ فرقوں سے زائد فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ باہم ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے علاوہ سب فرقے جماعتِ احمدیّہ کی مخالفت پر متحد و متفق ہیں۔ اور ہر فرقہ کے علماء احمدیت کے خلاف تکفیر بازی اور فتنہ انگیزی میں پیش پیش ہیں۔ جس کا ثبوت رابطہ عالمِ اسلامی کی حالیہ کانفرنس اور اس کی غیر تعمیری اور غیر اسلامی قراردادیں ہیں۔ اِن سب فرقوں کا جماعتِ احمدیہ کے خلاف اتحاد اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ ناجی فرقہ کون سا ہے۔ اور باقی ناری فرقے کون سے ہیں؟

اگر رابطۂ عالمِ اسلامی نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (جن کو ہم اِس زمانہ کا مُجَدِّد اور مسیحِ موعُود اور امام مہدی یقین کرتے ہیں) کے خلاف کُفر کا فتویٰ دیا ہے تو احمدیوں کو قطعاً کوئی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن کا ایمان بڑھتا ہے۔ اسلئے کہ ایک طرف سنّتِ انبیاء تازہ ہوتی ہے دوسری طرف بزرگانِ سلف کے ارشادات پُورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ

۱- حضرت محی الدین ابنِ عربی فرماتے ہیں:-

"جب امام مہدی آئیں گے تو اُس کے سب سے زیادہ شدید دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکہ اگر وہ مہدی کو مان لیں تو اُن کی عوام پر حکومت اور اُن پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔"

(فتوحاتِ مکّیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

۲- حضرت امام ربّانی مُجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا تو

"علماء ظواہر مجتہداتِ اُو را علیٰ نبینا علیہ السلام از کمالِ دِقّت و غموضِ ماخذ انکار نمائند و مخالفِ کتاب وسنّت دانند۔"

(مکتوباتِ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ مکتوب ۵۵)

۳- نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

(الف) "علماء وقت کہ خوگرِ تقلید فقہاء واقتدائے مشائخ و آبائے خود باشند گویند کہ ایں شخص خانہ برانداز دین و ملّت ما است و بمخالفت برخیزند و بحسبِ عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند۔" (حجج الکرامۃ صفحہ ۳۶۳)

(ب) "یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا۔ اگر وہ آ گئے تو سارے مقلّد بھائی اُن کے جانی دُشمن بن جائیں گے۔ اور ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے۔ کہیں گے کہ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴)

بھائیو! ایک طرف بزرگانِ سلف کے ارشاداتِ بالا کو پڑھیئے۔ دُوسری طرف رابطۂ عالمِ اسلامی کی مکّہ کانفرنس کی قرارداد کا مطالعہ کیجئے تو صاف نظر آئے گا کہ علماء ظواہر کی یہ مخالفت اور تکفیر بازی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے صدق پر مُہر کر رہی ہے۔ اور اس منفی اندازِ فکر اور ہنگامہ آرائی کو دیکھ کر احمدیوں کا ایمان اور مضبوط ہوتا ہے کہ انہوں نے جس شخص کو امام مہدی اور مسیح موعود مانا ہے۔ وہ اپنے دعاوی میں برحق ہے۔ رہی یہ مخالفت اور تکفیر بازی تو یہ حسبِ فرمودۂ خدا اور فرمودۂ رسُول ہے۔

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا

(الاحزاب ع ۳)

(۸)

رابطۂ عالمِ اسلامی کے اراکین سے اپیل

اے معزّز اراکینِ رابطۂ اسلامی! جب یہ ثابت شُدہ حقیقت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا مذہب اسلام ہے۔ اور ان کی شریعت، شریعتِ اسلامیہ ہے اور وہ ارکانِ اسلام پر نہ صرف ایمان رکھنے والے بلکہ عمل کرنے والے ہیں۔ اس لئے محض ضد و تعصّب سے آپ حضرات اس بارہ میں لوگوں کو مغالطہ میں نہیں ڈال سکتے اور نہ ہی ایسی کوئی کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہاں البتّہ جماعتِ احمدیہ کا مسلمانوں کے دیگر فرقوں سے بعض عقائد میں اختلاف ہے۔ آپ بے شک ان کا ذکر کریں۔ اور قرآن و حدیث سے دلائل دے کر اپنے موقف کو ثابت کریں۔ اور عقائدِ احمدیہ کی تردید کریں۔ اس کا آپ کو حق حاصل ہے۔ اگر احمدیوں کے موقف و مسلک کے خلاف آپ پر نئے دلائل و براہین کا انکشاف ہُوا ہو، وہ بے شک پیش کریں۔ چند اختلافات کا ہم یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

اوّل:- احمدی اللہ تعالیٰ کی صفتِ کلام کو جاری مانتے ہیں۔ اس کی طرف سے سلسلۂ الہام کو جاری یقین کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک آج بھی متّبعینِ قرآنِ مجید کے لئے بارگاہ ربّ العزّت سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ گویا ہم زندہ خدا کے محبّت بھرے کلام کو ہستی باری تعالیٰ۔ قرآنِ مجید۔ اسلام اور حضرت نبیٔ کریم خاتم النبیّین صلعم کی صداقت کا ثبوت یقین کرتے ہیں۔ اگر آپ حضرات کے نزدیک سلسلۂ الہام و وحی بند ہے، اسے قرآنِ مجید اور حدیث کے دلائل سے بیان فرمائیں۔

دوم:- احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ قرآنِ مجید ایک زندہ کتاب اور دائمی عالمگیر شریعت ہے۔ اس کی کوئی آیت منسُوخ نہیں۔ ہمارے اعتقاد کے مقابل پر عام علماء بیسیوں یا سینکڑوں آیات کو منسُوخ ٹھیراتے ہیں۔ آپ اس بارے میں اپنا عقیدہ و مسلک واضح فرمائیں۔

سوم:- احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویّہ کی رُو سے جسمانی وجود کے لحاظ سے جملہ انبیاء وفات پا چکے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔ نہ وہ اِس جسم سمیت زندہ آسمان پر گئے۔ نہ ہی وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور نہ ہی دوبارہ جسمانی اعتبار سے آئیں گے

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

پاکستان میں

احمدیوں پر وحشیانہ مظالم کی مصدّقہ تفصیلات !!

قادیان ۔ ۱۲ جون ۔ ذیل میں ان دردناک اور لرزہ خیز مظالم کا تفصیلی خلاصہ درج ہے جو پاکستان میں صوبہ پنجاب اور پاکستان کے دیگر متعدد مقامات پر احمدیت کے مخالفین نے جماعت احمدیہ پر کئے اور لنڈن مشن کے ذریعہ سے یہاں موصول ہوئے ۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں پر حالات بہت سنگین نوعیت کے ہیں ۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ بارگاہِ رب العزت میں خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنی جناب سے سب احباب جماعت کو اس آزمائش کے وقت میں ثابت قدمی عطا فرمائے ۔ آمین

تمام صوبہ پنجاب کے شہروں، قصبوں اور بعض دیہاتوں سے مسلسل لوٹ مار، حملوں احمدیوں کے مکانوں دکانوں اور املاک کی تباہی کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ۔ اور یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ نہایت بربریت اور وحشیانہ طریق سے احمدیوں کا پیچھا کیا جا رہا ہے ۔ انہیں شہید کیا گیا اور زخمی کیا گیا ہے ۔ نیز خوف زدہ کیا جا رہا ہے ۔

احمدیوں کے تعاقب کی بھرپور کوشش جاری ہے ۔ ان فسادات اور ہنگاموں کی وجہ سے پوری تفاصیل مہیا نہیں ہو سکیں ۔ جانی اور مالی نقصان بہت بھاری ہے ۔ مختلف ذرائع سے جو رپورٹیں مل چکی ہیں ۔ اور ان میں جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے اصل نقصان اس سے بہت زیادہ ہے ۔ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد متعدد مقامات پر شہید کی جا چکی ہے ۔ بے شمار احمدی ہسپتالوں میں زخمی پڑے ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعداد میں وہ اپنے گھروں میں زخمی پڑے ہیں ۔ انہیں کوئی طبی امداد نہیں مل سکی اور ہجوموں نے ان کے گھروں کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور ان کے قتل کے درپے ہیں متاثرہ علاقوں میں تقریباً ہر جگہ احمدی محاصرے میں ہیں اور اپنے گھروں میں بھی قیدیوں کی طرح ہیں ۔ اور روزمرہ کی ضروریاتِ زندگی سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں ۔ مختلف مقامات پر احمدیوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر جس مقام پر بھی پناہ لینی پڑی ہے وہ غیر یقینی پناہ ہے اب یہ ایک واضح امر ہے کہ بہت سے قصبوں میں احمدیوں کے مکانات ۔ دکانیں اور جائدادیں یا تو لوٹ لی گئی ہیں یا جلائی اور تباہ کر دی گئی ہیں ۔ احمدیہ مساجد پر بھی حملے کئے گئے ہیں ۔ انہیں جلا دیا گیا ہے یا ان پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔ احمدیہ لائبریریوں اور دار التبلیغ کو بھی لوٹ لیا گیا یا جلا کر راکھ بنا دیا گیا ۔

یہ امر قابل توجہ ہے کہ قرآن مجید کے بے شمار نسخے ۔ احادیث کے انتخابات اور تفاسیر ان کتب میں شامل ہیں جن کی اس غنڈہ گردی کی وجہ سے یا تو توہین کی گئی ہے یا انہیں جلا دیا گیا ہے ۔ لاقانونیت اور تشدد کے یہ وحشیانہ اور غیر مہذب مظاہرے برپا کئے گئے ہیں اور پولیس، فیڈرل سیکورٹی فورس اور سول ایڈمنسٹریشن کی موجودگی میں کئے گئے ہیں ۔ قانون کے یہ محافظ بالعموم مواقع پر موجود رہتے لیکن ان وحشیانہ اور لاقانونیت کی وارداتوں کو روک سکنے کی مقدرت رکھتے ہوئے بھی انہوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی ۔ اور تماشائی بننے کو ترجیح دی ۔ قانون کے محافظوں کے اس رویہ کو تشدد پر اترے ہوئے ہجوموں نے لاقانونی کی اجازت کا اشارہ سمجھ کر اپنے پروگرام پر عمل کیا ۔ نتیجۃً یہ تشدد اور احمدیوں کا تعاقب کیفیت اور کمیت دونوں لحاظ سے روبہ ترقی ہے ۔

حیران کن امر یہ ہے کہ استثنائی حالات میں جب اور جہاں کہیں کسی احمدی مرد یا عورت نے مدافعت کی کوشش کی اور اپنی حفاظت کے لئے معمولی سے معمولی اقدام کیا تو وہی قانون کے محافظ جو ان مظالم کو تماشائیوں کی طرح دیکھ رہے ہوتے تھے ایسے مواقع پر نہتے بے بس اور مظلوم احمدیوں کو ہی نشانہ بنانے کے لئے حرکت میں آجاتے اور احمدیوں کو گرفتار کر لیتے ۔

پھر جب کبھی پنجاب کے بعض وزراء اور سول ایڈمنسٹریشن کے ممبرز کو اس صورتِ حال کی نزاکت کے بارہ میں توجہ دلائی گئی تو بالعموم احمدیوں کو یہی ہدایت کی جاتی کہ انہیں صورتِ حال سے ہر کیف نمٹ لینا چاہیئے اور مزاحم نہیں ہونا چاہیئے اور اپنے جان مال اور عزت کی حفاظت نہیں کرنی چاہیئے ۔ ورنہ ان کے اس رویہ سے لوگوں کو زیادہ اشتعال آجائے گا ۔

اگر ان ناخوشگوار واقعات کا مطالعہ کیا جائے تو مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے کہ یہ سب فسادات ۔ لوٹ مار ۔ قتل، غارت غنڈہ ازم اور احمدیوں کی نسل کشی وغیرہ کے مذموم واقعات متعلقہ حکام اور سول ایڈمنسٹریشن کے اذن اور اجازت سے جاری ہیں ۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس لاقانونیت کے [illegible] بربریت اور مظالم کی پوری اور مفصل رپورٹ نہیں دی جا سکتی مگر جس حد تک ہمیں اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق حالات ذیل میں تحریر ہیں :۔

دنیاپور ۔ ضلع ملتان

احمدیوں کے بارہ مکانات اور ان کی تمام دکانیں جلا دی گئی ہیں ۔ علاوہ ازیں تین ٹریکٹرز ۔ ایک ٹرال اور ایک کار بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہے ۔ تین لاکھ کی مالیت کا ٹمبر (عمارتی لکڑی) بھی جلا دیا گیا ہے ۔ چار احمدیوں کو خطرناک طور پر زخمی کیا گیا ہے ۔ صرف ایک ہی مکان اب تک بچا ہوا ہے جس میں تمام احمدی پناہ گزین ہیں اور قیدیوں کی طرح محصور ہیں ۔

گوجرہ ۔ ضلع لائل پور

سترہ دکانیں پوری طرح لوٹ لی گئی ہیں ۔ مکرم انوار الحق صاحب کا مکان جلا دیا گیا ہے ۔ احمدیہ مسجد اور دار التبلیغ بھی جلا کر راکھ کر دئے گئے ہیں ۔ تین دن تک مسجد میں آگ سلگتی رہی ۔ لائبریری میں قرآن مجید کے نسخے اور دیگر کتب نہ صرف جلا دئے گئے بلکہ بدقسمتی سے قرآن مجید کے نسخوں کو پاؤں کے نیچے روندتے ہوئے حملہ آور ہجوم کے لوگوں نے کہا دیکھو یہ احمدیوں کا قرآن ہے ۔ تمام درخت جو مساجد میں تھے کاٹ دئے گئے اور حملہ آور گاڑیوں میں لاد کر اپنے گھروں میں لے گئے ۔ یہ ہجوم احمدیوں کو [illegible] زبردستی ان سے پریڈ کراتے اور قہقہے لگاتے ۔ احمدیوں کو بے رحمی سے دھکے دئے جاتے اور زدوکوب کیا جاتا ۔ دوکانداروں نے احمدیوں کے ہاتھ غلہ فروخت کرنا بند کر دیا ہے ۔ احمدیوں کے دو گودام جلا دئے گئے ۔ تین احمدیوں کو محض اس لئے گرفتار کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی مدافعت کی کوشش کی تھی ۔ اس کے علاوہ تین احمدی زخمی پڑے ہوئے ہیں ۔

حافظ آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ

[illegible] چوہدری شوکت حیات صاحب کو وحشیانہ طور پر شہید کر دیا گیا ۔ ... تین فیکٹریاں مکمل تباہ کر دی گئی ہیں ۔ [illegible] مل میں آٹھ لاکھ روپے کی مالیت کا چاول بھی جلا دیا گیا ہے ۔ چار دکانوں کو پہلے تو لوٹا گیا اور پھر جلا دیا گیا ۔ تین مزید دکانیں بھی لوٹنے کے بعد جلا دی گئیں ۔ ایک مکان پر حملہ کر کے بلوائیوں نے لوٹا اور پھر جلا کر راکھ کر دیا ۔ تین گھروں سے منقولہ جائداد نکال لی گئی اور انہیں نذرِ آتش کر دیا گیا ۔ صرف وہ مکان بچے ہیں جو گھنی آبادی میں واقع تھے اور جن کو آگ لگانے سے غیر احمدیوں کے مکانات بھی جل سکتے تھے ۔ احمدیہ مسجد بھی جلا دی گئی ہے ۔

گوجرانوالہ

اب تک نو احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے ان میں سے بعض کے اسماء ذیل میں درج ہیں :۔

۱۔ مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر
۲۔ " محمد اشرف صاحب کھوکھر
۳۔ " سجاد پرویز صاحب
۴۔ " احمد علی صاحب
۵۔ " سعید احمد خان صاحب
۶۔ " " " " کے خسر محترم
۷۔ " " " " کے برادر نسبتی

ان شہیدوں کی نعشوں کو دفن کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی ۔

پانچ احمدی زخمی ہیں ۔ ان میں سے مکرم محمود امینی صاحب کی حالت تشویشناک ہے ۔ چودہ احمدیوں کو خود حفاظتی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ۵۴ مکانات اور ۲۲ دکانیں لوٹ لی گئی ہیں یا جلا دی گئی ہیں ۔ احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا ۔ اس کا سامان لوٹ لیا گیا اور پھر آگ لگا دی گئی ۔ احمدیہ لائبریری پر بھی حملہ کیا گیا ۔ اور اسے بری طرح نقصان پہنچایا گیا ۔ قرآن شریف اور حدیث کے نسخوں کی توہین کی گئی ۔ اور پھر تمام کتب جلا دی گئیں ۔ ایک کار اور دو ٹریکٹر جلا کر تباہ کر دئے گئے ۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے وہ افراد جو اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوئے وہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے مکان میں محبوس ہیں اور غنڈہ گردی سے بچنے کے لئے پناہ گزیں ہیں وہاں ان کے خورد و نوش کا انتظام بھی نہیں ہے باقی احمدیوں کے متعلق علم نہیں کہ ان کا کیا انجام ہوا ۔ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ زندہ بھی ہیں یا شہادت کا جام نوش کر گئے ۔ ایک غیر احمدی وکیل نے شہر کا گشت لگا کر حالات کے جائزہ سے امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو ان الفاظ میں اطلاع دی کہ

" آپ اقتصادی طور پر تباہ کئے جا چکے ہیں "!

یاد رہے کہ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ خود بھی مشتعل ہجوم سے بچنے کے لئے اپنے مکان میں پناہ گزیں ہیں

[illegible] صاحب ریونیو منسٹر گورنمنٹ پنجاب نے

قتلِ عام، لوٹ مار اور تباہی کے واقعات اور حالات کے بارہ میں ۲ر جون کو فون پر بات کی اور کہا:۔

"آپ اپنے مکانات دکانیں اور جائدادیں مسلسل لٹنے دیں۔ مدافعت اور خود حفاظتی کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ اگر آپ ایسا فیصلہ خود کرنے کے مجاز نہ ہوں تب اپنی جماعت کے اکابرین سے رابطہ پیدا کریں تاکہ وہ تمام جماعت کے ممبروں کو یہ ہدایات جاری کر سکیں۔"

لائل پور

ایک احمدی مسمّی مکرم مرزا محمد عثمان صاحب کو بے رحمی سے مارا گیا۔ اور نہایت تشویشناک حالت میں ریلوے سٹیشن پر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا اور اسے نقصان پہنچایا گیا۔ تقریباً تمام احمدیوں کے گھروں پر حملے کئے گئے اور پتھراؤ کیا گیا۔ اگریکلچرل یونیورسٹی اور میڈیکل کالج کے بیس سے زاید احمدی طلبا کا سامان جلا دیا گیا۔ ایک احمدی دوست کے مملوکہ پیٹرول پمپ پر حملہ کیا گیا۔ اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ان ہنگاموں سے ایک دن پیشتر ڈی ایس پی لائل پور نے لوکل جماعت احمدیہ کو کہا کہ تمام جماعت کی مملوکہ دکانوں کی فہرست ان کو دی جائے۔ چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور نے جماعت کو یہ مشورہ دیا کہ انہیں اپنے گھروں کے بچاؤ اور دکانوں کو لوٹ مار اور تباہی سے بچانے کی کوئی تدبیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک احمدی مبارک احمد صاحب خالد ۳۰ر مئی سے لاپتہ ہیں۔ یہ امر بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ چند ایسے غیر احمدی شرفاء کے مکانوں پر بھی غنڈوں کے ہجوم حملے کرتے رہے جہاں احمدیوں نے پناہ لی تھی۔

سرگودھا

مشتعل ہجوم نے پانچ مکانات اور سات دکانوں پر حملہ کیا اور نقصان پہنچایا۔ اور ان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ سرگودھا کی احمدیہ مسجد پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ تمام منقولہ جائداد باہر نکال کر آگ لگا دی گئی۔ دو احمدی زخمی کئے گئے دو دو د میڈیکل ہال اور حاجی جنود اللہ محمود صاحب کے ڈینٹل کلینک کا گھنٹوں محاصرہ کیا گیا۔ اس دوران میں ہجوم کئی بار دونوں دکانوں میں گھس کر تباہی کا موجب بنا۔ پولیس بہت تاخیر سے پہنچی اور آتے ہی اس نے سات احمدیوں یعنی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب، ان کے صاحبزادے اور تین کمپونڈروں اور حاجی جنود اللہ صاحب کے دو بیٹوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کو ضمانت پر رہا کرانے کی اب تک کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے دو ہوائی فائر کئے تھے۔ گویا خود حفاظتی کے لئے ہوائی فائر کرنا بھی جرم ہے!

چنیوٹ

ہجوم نے ۹ دکانوں، ایک فوٹو سٹوڈیو، ایک آئیل ڈپو اور چالیس گھروں کو محاصرہ میں لے لیا۔ جائداد تباہ کی گئی۔ اور بعض عمارتوں کو آگ لگائی گئی۔ پولیس نے تمام احمدیوں کو بلا کر ان پر واضح کیا کہ وہ ان کی جانوں اور جائداد کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ بعد ازاں پولیس اور سول حکام نے احمدیوں کو حراست میں لے لیا۔ ان کو ٹرک اور بسوں میں زبردستی بٹھا کر ربوہ لے جا کر چھوڑ دیا۔ ان میں سے بعض نے احتجاج کیا کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑنا نہیں چاہتے بلکہ وہ اپنے قصبے میں رہ کر اپنا بچاؤ کرنا چاہتے ہیں مگر حکام نے کوئی بات نہ سنی

یہ امر بھی نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ صوبائی وزیر سردار صغیر احمد صاحب معائنے کے لئے چنیوٹ آئے اور پھر ایک مشتعل جلوس جو تشدد پر آمادہ تھا احمدیوں کے خلاف نکالا گیا۔ جو وزیر قانون گورنمنٹ پنجاب (موصوف) کے برادر نسبتی کی سرکردگی میں تھا۔ چنیوٹ کی احمدیہ مسجد پر غیر احمدی بلوائی زبردستی قابض ہو گئے۔ اور انہوں نے مسجد میں موجود احمدیوں کو بری طرح زخمی کیا۔

چنیوٹ کے بس سٹینڈ پر کچھ غنڈے متعین کر دئے گئے جو ربوہ سے آنے والی اور ربوہ کو جانے والی تمام بسوں کو روک کر ربوہ کے مسافروں کو بسوں میں سے گھسیٹ کر باہر نکال لیتے۔ انہیں مارتے اور زخمی کر دیتے۔ ایک احمدی ڈینٹسٹ ڈاکٹر شریف صاحب جنہوں نے خود حفاظتی کے لئے گولی چلائی ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ کا تمام ریکارڈ جلا دیا گیا۔ ربوہ کے ایک شہری چوہدری رشید احمد کو ۳۰ر مئی کو گرفتار کر لیا گیا۔ اگلے روز اس کو ہتھکڑی لگا کر پولیس کی معیت میں چنیوٹ لے جایا گیا اور ایک مجمع جس میں ڈسٹرکٹ پولیس افسر شامل تھا اور ایک بہت بڑی پولیس فورس بس سٹینڈ پر اس کی منتظر تھی۔ وہ گاڑی جو چوہدری رشید احمد صاحب اور پولیس کے دستہ کو لے جا رہی تھی۔ اسے روکا گیا۔ اور چوہدری رشید احمد صاحب کو بری طرح مارا گیا۔ اور چاقو سے متعدد زخم لگائے گئے۔ اس تمام واقعہ کے دوران پولیس نے ان کو بچانے کی مطلق کوشش نہیں کی۔

سیالکوٹ

ممبر اسمبلی مولوی ظہور الحق صاحب احمدی پر چاقو سے حملہ کیا گیا اور دو مرتبہ ان کے دفتر کو آگ لگائی گئی۔ تمام معلوم احمدیوں کی دکانیں یا تو لوٹ لی جا چکی ہیں یا جلائی جا چکی ہیں۔ اب تک تیرہ دکانوں کی شناخت ہو چکی ہے کہ وہ احمدیوں کی تھیں اور جلائی جا چکی ہیں۔ مسجد احمدیہ حاجی پورہ سیالکوٹ پر حملہ کیا گیا اور اسے تباہ کیا گیا۔

شورکوٹ

احمدیوں کی چار دکانوں کو لوٹا گیا اور بعد میں آگ لگا دی گئی۔ ہجوم نے دو مکانوں پر بڑی شدت سے سنگباری کی اور انہیں آگ لگا دی گئی۔ ان کے علاوہ دو مکانوں پر حملہ کیا گیا اور محاصرہ میں آئے ہوئے احمدیوں کو خوب مارا گیا۔ چار زخمی احمدی شورکوٹ کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ غیر مصدقہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہسپتال کا عملہ اس وقت تک انہیں طبی امداد نہیں پہنچائے گا جب تک کہ وہ اپنے ارتداد کا اعلان نہ کریں۔ بعض احمدی بصد دشواری شورکوٹ سے نکلنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ایک اور احمدی شیخ محمد احمد صاحب ہسپتال میں ہیں۔ ان کے اہل و عیال اپنے گھر میں بند ہیں۔ اور قیدیوں کی طرح ہیں۔ نہ وہ اپنی حالت کے بارہ میں اطلاع دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے بچانے کا کوئی ذریعہ ہے۔ مزید دو احمدی حکیم محمود احمد صاحب اور بشیر احمد صاحب زخمی ہو کر ہسپتال میں ہیں ان کے اہل و عیال لاپتہ ہیں۔ احمدیہ مسجد پر رات کو حملہ کیا گیا۔ مسجد کی دیواروں پر تحریر کردہ قرآنی آیات کو مٹایا گیا۔ اور مسجد کو مسمار کیا گیا۔ مسجد میں قرآن کریم کے جو نسخے موجود تھے، ان کی بے حرمتی کی گئی۔ اور ان کو جلا دیا گیا۔ اور حملہ آوروں نے مسجد شہید کرنے کی خوشی میں مسجد کے تباہ شدہ ملبے پر دو رکعت نوافل مولوی شبیر احمد کی اقتدا میں ادا کئے۔

لاہور

پنجاب یونیورسٹی کے نئے کیمپس میں رہنے والے ایک احمدی طالبعلم مسعود احمد پر حملہ کر کے اس کی کھوپڑی توڑ دی۔ برہم ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج پنجاب کے احمدی طلباء کا سامان باہر نکال کر جلا دیا گیا۔ کرشن نگر میں تین احمدیوں کے مکانات جلائے گئے اور ٹاؤن کے بعض دوسرے حصوں میں احمدیوں کی جائدادوں کو جلانے کی کوشش کی گئی۔ کرشن نگر میں ایک احمدی کی دکان جلا دی گئی مسٹر ابراہیم جو اس کے پروپرائٹر تھے لاپتہ ہیں۔

اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال

احمدیوں کی چھ دکانوں کو لوٹا گیا اور آگ لگا دی گئی۔ احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا اور اس کا دروازہ توڑ دیا گیا۔ احمدیہ لائبریری کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس کے فرنیچر اور لٹریچر کو نکال کر جلایا گیا۔

عارف والا۔ ضلع ساہیوال

تقریباً تمام احمدیوں کی معروف دکانیں جلائی جا چکی ہیں۔ احمدیوں کے مکانوں پر بھی حملے کئے گئے ہیں مگر تفاصیل ابھی تک نہیں ملیں۔ آخری رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب اور ڈاکٹر خداداد صاحب کے کلینکس اور جاوید ریڈیو سروس جلائے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر خالد ہاشمی کا مکان بھی جلا دیا گیا ہے۔ ایک اور احمدی جن کا نام پڑھا نہیں جا سکا ان کے مکان کو بھی جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ ایک احمدی کو خطرناک طور پر زخمی کیا گیا ہے۔ باقی ماندہ جماعت کے افراد اپنے شکستہ گھروں میں قید ہیں ان سے رابطہ ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کی کلینک کے ساتھ ایک لائبریری تھی اس کی تمام کتب کے علاوہ اس میں ایک سو قرآن کریم کے نسخے بھی تھے یہ سب جلا دئے گئے

سانگلہ ہل

احمدیوں کے چار مکانات۔ دس دکانیں اور ایک قالین کا کارخانہ لوٹ لئے گئے ہیں۔ بعض جگہ لوٹ کے ساتھ تشدد بھی اختیار کیا گیا ہے۔ حملہ آور ہجوم نے ایک احمدی کو زخمی کر دیا۔

چوہڑکانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

چھ مکانات لوٹ کر انہیں آگ لگا دی گئی۔ ایک دکان پورے طور پر جلا کر راکھ کر دی گئی ہے۔ باقی احمدیوں کی تمام دکانیں لوٹ لی گئی ہیں

وار برٹن

دو احمدیوں کے مکان جلائے گئے اور ایک احمدی کا موٹر سائیکل چھین لیا گیا

رحیم یار خاں

احمدیوں کے آٹھ مکانات اور گیارہ دکانیں لوٹنے کے بعد جلائے گئے۔ لاہور ہوٹل کو لوٹا گیا۔ اور لوٹنے کے بعد جلا دیا گیا۔ مقامی مبلغ کے مکان کو بھی لوٹنے کے بعد جلا دیا گیا۔

خانیوال۔ ضلع ملتان

احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا اور اسے لوٹا گیا لائبریری پر بھی حملہ ہوا اس کا فرنیچر توڑ دیا گیا اور کتب برباد کر دی گئیں۔ ایک مجمع نے ایک احمدیہ بیکری اور سوڈا واٹر ایجنسی پر گورنمنٹ حکام کی موجودگی میں حملہ کیا۔ درحقیقت ہجوم نے گورنمنٹ حکام سے ان کو لوٹنے کی اجازت طلب کی۔ حکام نے دس منٹ تک لوٹنے کی اجازت دی۔ چنانچہ انہوں نے جی بھر کر

لوٹا اور دس منٹ میں سارے سامان کا صفایا کر دیا۔ یہ سب واقعہ حکام کی موجودگی میں ہوا۔ ایک مجمع نے ایک مقامی مبلغ کی عدم موجودگی میں اس کے مکان پر حملہ کیا اور اس کے اہل وعیال کو محاصرے میں لے لیا تقریباً تمام احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا گیا تفاصیل ابھی نہیں ملیں۔ مسٹر عبدالغنی صاحب احمدی جو ایک گلی میں سے گزر رہے تھے ان پر پتھراؤ کیا گیا۔

ملتان

نشتر میڈیکل کالج ملتان میں ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب احمدی کو بے رحمی سے زدوکوب کیا گیا۔ ایک احمدی لڑکے مسٹر وحید کو جو لاہور سے آیا تھا ملتان ریلوے سٹیشن پر پیٹا۔ نشتر میڈیکل کالج کے احمدی طلبار کا سارا سامان جلا دیا گیا۔ مبشر ہیڈکو پر شدید سنگباری کی گئی اور لوٹا گیا یاد نیر ولیکٹس پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس کا سامان تباہ کیا گیا۔ محلہ ممتاز آباد کے ایک احمدی کے مکان پر حملہ کیا گیا۔ ایک دکان بہاولپور ٹینٹ ہاؤس کو جلا دیا گیا

راولپنڈی

احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا۔ اس کے دروازے اور فرنیچر توڑ دئے گئے۔ احمدیہ لائبریری کا سارا فرنیچر اور تمام کتب جلا دی گئیں۔ ان کتب میں قرآن کریم کے نسخے اور دیگر نایاب وبیش قیمت کتب بھی تھیں۔ نیز سائیکل بھی جلا دئے گئے جو لائبریری کے سامنے رکھے تھے۔ محلہ موہن پورہ میں ایک احمدی کا مکان جلایا گیا۔

مری

احمدیہ مسجد کلدانہ جلائی گئی۔ اور ایک احمدی خاتون کا مکان بھی کلدانہ میں جلا دیا گیا۔ سنی بینک میں مسٹر ناصر احمد صاحب کے مکان پر پتھراؤ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی ایک احمدی کا مکان جلا دیا گیا۔

اسلام آباد

اسلام آباد میں ایک عارضی تعمیر کردہ احمدیہ مسجد جلائی گئی۔ یہ جگہ پاکستان کا دارالحکومت ہے۔ !

چک جمرہ

احمدیوں کے پانچ مکانات اور ایک لکڑی کا ٹال جس میں ایک ہزار من لکڑی تھی جلا دئے گئے۔ ایک ٹرک جو احمدی مستورات اور بچوں کو لے جا رہا تھا اسے روک کر حملہ کیا گیا۔ ٹرک کے ٹائر پھاڑ دئے گئے۔ خواتین اور بچوں کو بڑی مشکل سے بچایا گیا۔

جہلم

آٹھ دکانیں اور پانچ مکانات جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دئے گئے

بھیرہ ضلع سرگودھا

ایک مکان، پانچ دکانیں اور ایک لائبریری لوٹ کر جلا دئے گئے ایک ہجوم نے بے رحمی سے ایک احمدی کو زدوکوب کیا بھیرہ سے دو میل کے فاصلہ پر پھلگہ نامی گاؤں میں حملہ آوروں کا ایک ٹرک پہنچا جس نے ایک احمدی کو خوف زدہ کیا۔ اس ہجوم کو وہاں کے با اثر غیر احمدیوں کی بروقت مداخلت سے روکا گیا۔

مریدکے

احمدیوں کی پانچ دکانیں لوٹ کر جلا دی گئیں۔ دو احمدیوں کو گرفتار کیا گیا

جھنگ

آٹھ احمدی طالبات جو ایک ٹریننگ سنٹر میں زیر تعلیم تھیں ایک احمدی کے گھر میں بھاگ کر پناہ گزیں ہوئیں۔ جہاں سے انہیں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔

صادق آباد

چار دکانیں جلائی گئیں۔ تقریباً تمام احمدیوں کے مکانات پر حملے کئے گئے اور انہیں لوٹا گیا۔ دو احمدی بچوں کو زخمی کیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین

احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا اور اس کے دروازے کو توڑا گیا۔ تین دکانیں لوٹ کر جلا دی گئیں۔ شاہ تاج شوگر ملز پر حملہ کیا گیا۔

میانوالی

دو مکانوں پر حملہ کیا گیا اور انہیں لوٹ لیا گیا۔ پولیس موقع پر موجود تھی جس نے بغیر جانبدار تماشائی کا رول ادا کیا اور ذرا بھی مداخلت نہ کی۔

وزیر آباد

احمدیوں کی فیکٹریاں اور گودام جلا دئے گئے احمدیوں کے گھر محاصرہ میں ہیں اور ان کے ساکنین قیدیوں کی طرح ہیں جنہیں روزمرہ کی انسانی ضروریات سے بھی محروم رکھا گیا ہے اور ان سے ابھی تک رابطہ قائم نہیں ہو سکا یہ بتانا مشکل ہے کہ کس قدر جانی اور مالی نقصان کو انہوں نے برداشت کیا ہے

گکھڑ

احمدیہ مسجد جلا دی گئی ہے

قائد آباد

چھ دکانیں لوٹ لی گئی ہیں۔ احمدیہ لائبریری پر حملہ کیا گیا ہے اور تمام بشمول قرآن مجید جلا دی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے دو احمدیوں کو بری طرح زخمی کیا ہے تشویش پھیلتی جا رہی ہے۔

ٹیکسلا

ایک احمدی کو زخمی کیا گیا ہے

شکاگی

ایک احمدی کے مکان پر حملہ کیا گیا۔ اور بعض احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا۔ اور جائیداد کو آگ لگا دی گئی۔ دو مکان لوٹ لئے گئے

پشاور

احمدیہ مسجد پر حملہ کیا گیا۔ اور اس کے بعد نذر آتش کر دی گئی۔ چند احمدیوں کی دکانوں کو لوٹا گیا اور لوکل جماعت کے ریکارڈ کو تباہ کر دیا گیا۔ مندرجہ ذیل احباب کے مکانوں کو جلا دیا گیا

۱۔ سیف الرحمن صاحب ۲۔ ملک بشیر احمد صاحب ۳۔ سلیم احمد صاحب ۴۔ عبداللہ ...

ابھی مزید اطلاعات ملیں گی احمدی فسادات کی آرہی ہیں جو انشاء اللہ بذریعہ بدر احباب تک پہنچائی جاتی رہیں گی۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور صدقات بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو صحت وعافیت سے رکھے۔ اور ہماری جماعت کا حافظ و ناصر رہے اور دشمنوں کے ہاتھوں کو روک کے کر ہی ڈال دے

وحشیانہ مظالم کی مزید اطلاعات

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی جن کے کچھ رشتہ دار لندن میں ہیں اور باقی گوجرانوالہ پاکستان میں ہیں۔ حالیہ فسادات کے سلسلہ میں لندن کے عزیزوں نے محترم مولوی صاحب کو بذریعہ فون جو دردناک اطلاع دی وہ مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ محترم مولوی صاحب اپنے گرامی نامہ محررہ ۸ جون ۷۴ء میں تحریر فرماتے ہیں

"رات ایک بجے بریڈ فورڈ (انگلستان) سے عزیزم اسد احمد اللہ کا فون آیا تھا کہ پاکستان میں حالات خطرناک ہیں۔ اکیلے گوجرانوالہ میں نمبرہ احمدی شہید کر دئے گئے۔ دہلی کلاتھ ہاؤس کے تمام افراد اور ایک خاندان کے پانچ افراد کو شہید کر دیا گیا۔ دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ حالیہ مکانوں پر بھی حملہ ہوا۔ برادرم محمود احمد امینی جو میرے برادر نسبتی ہیں اور ان کے تین بچوں کو گھر میں گھس کر پاؤں پر گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا گیا ہے اور میرے ایک بھانجے محمد اشرف سلمہ جو عبداللہ کے سیکرٹری تھا ان کا ایک پاؤں گولیوں سے شل ہو گیا جس کے سبب پاؤں کاٹنا پڑا۔ یہ سب لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احمدیوں نے چوہدری عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں پناہ لی ہوئی ہے۔ مسجد کو آگ لگا دی گئی ہے۔ میرا بھتیجا بشارت احمد برادر ناصر احمد جو بریڈ فورڈ (انگلستان) سے گوجرانوالہ آیا ہوا تھا پولیس کی حفاظت میں ہے کیونکہ اس کے پاس برٹش پاسپورٹ ہے جو ۱۰ کو واپس لندن جا رہا ہے۔ راولپنڈی کی ابھی تک کوئی خبر نہیں مل رہی گوجرانوالہ میں حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے گھر کو بھی آگ لگا دی گئی ہے۔ اسی طرح اور بھی احمدیوں کے مکانات نذر آتش کر دئے گئے ہیں۔ ان مخدوش حالات میں اللہ تعالیٰ ہی ہمارے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہے۔ یہ فسادات ۱۹۵۳ء کے فسادات سے بھی زیادہ وسیع پیمانے پر اور زیادہ خطرناک ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ نیز کل تک نماز کے لئے ... ربنا اغفرلنا ... وانصرنا ... وارحمنا۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ جماعہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین نے نہایت پرجوش اور اخلاص اور دلی محبت کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہہ کر گرانقدر وعدے بھجوائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نظارت ہذا کی طرف سے تمام وعدہ کنندگان کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ

۱۔ وہ دوست جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا کی ہے وہ پہلے ہی سال میں اپنے وعدہ میں سے جس قدر زیادہ سے زیادہ رقم ادا کر سکیں ادا کر دیں۔

۲۔ تمام وعدہ کنندگان بھی پہلے سال میں دو سالوں کے وعدہ کے برابر رقم ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دو احمدیوں کی زبانیں کاٹ دی گئیں

پاکستان میں وحشت، وبربریت اور مظالم اپنے عروج پر!

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو ایک خوفناک بیہودگی برپا ہے وہ حکومت کی طاقت اور مشینری کے باوجود اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ بدقسمت پاکستانی مسلمانوں نے شرافت وانسانیت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اسلام کے نام پیہودیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف اور اسلام کے شہید ٹھولیوں پر وہ مظالم ڈھائے ہیں کہ تاریخ میں ان کی مثال نہیں پائی جاتی۔ ان لاکھوں احمدیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے جو دن رات اسلام کی خدمت پر مصروف ہیں۔ ان میں سے ہزاروں کو بے خانماں کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے سینکڑوں کے مکانات کو نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے درجنوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض کی زبانیں کاٹ دی گئی ہیں اور ان میں سے بعض کے پاؤں کاٹ دئے گئے ہیں۔ اور یہ سارے مذموم کام خدا اور رسول کے نام پر کئے جا رہے ہیں

ایک بیرونی ملک میں رہائش پذیر ایک احمدی دوست مکرم نذیر احمد صاحب ڈار اپنے خط محررہ ۱۹/۶ میں ان مظالم کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ :-

۱۔ سرگودھا میں حافظ مسعود احمد صاحب کے گھر کا ہجوم نے گھیراؤ کیا تھا۔ اچانک ملٹری وہاں آگئی۔ ہجوم منتشر ہو گیا۔ اس کے بعد پھر ہجوم واپس آ گیا۔ حافظ صاحب کو گرفتار کر لیا گیا کیونکہ انہوں نے بچاؤ کی کوشش میں ہوائی فائر کیا۔

۲۔ لائلپور میں کئی احمدیوں کے مکانوں کو جلا دیا گیا جن کی مالیت کئی لاکھ روپے تھی۔ دو احمدیوں کی زبانیں کاٹ دی گئیں

۳۔ راولپنڈی میں احمدیہ لائبریری کو جلا دیا گیا جس میں قرآن مجید بھی تھے ہجوم سب جگہوں پر پولیس کی موجودگی اور اجازت کے ساتھ لوٹ مار کرتا رہا۔

۴۔ چنیوٹ سے احمدی عورتیں بچے ربوہ منتقل ہو چکے ہیں۔ احمدیوں کی دکانوں کو جلا دیا گیا ہے۔

۵۔ پنجاب یونیورسٹی میں احمدی طلبار کا سامان باہر نکال کر آگ لگا دی گئی

۶۔ لاہور اور کوئٹہ میں گو جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر کوئٹہ میں ایک احمدی سپشیر فروش کو شہید کر دیا گیا۔

۷۔ بورے والہ میں ایک احمدی کو شہید کر دیا گیا

۸۔ کراچی میں ۸۰ طلبار نے جلوس نکالا۔ اور احمدیہ لائبریری کو جلانے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے روک دیا۔ اس کے بعد ایک سینما جو ایک احمدی کی ملکیت ہے جلانے کی کوشش کی مگر پولیس نے روک دیا۔ ایک سرکاری بس کو نذر آتش کر دیا گیا۔

ڈرگ روڈ کراچی میں ایک احمدی فائد صاحب پر حملہ کیا گیا۔ انہیں ظالمانہ طور پر مارا گیا اور مردہ سمجھ کر نالی میں پھینک دیا گیا۔ کسی نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا۔ جہاں علاج ہو رہا ہے اور اب وہ اچھے ہیں الحمد للہ

۹۔ نواب شاہ سندھ میں احمدی ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو مہاجرین نے دکان بند کرنے پر مجبور کر دیا۔ جب سندھیوں کو پتہ لگا تو وہ ڈاکٹر صاحب کو واپس لے آئے۔ دکان کھلوائی اور جنہوں نے دکان بند کرائی تھی ان کو تنبیہ کی۔

پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں احمدیوں کے مکانات اور دکانوں کو جلا دیا گیا جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔"

یہی دوست اپنے دوسرے خط محررہ ۱۱/۶ میں فسادات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جماعت احمدیہ کی ۸۰ فیصد جائداد مساجد اور لائبریریاں جلا دی گئی ہیں۔ قرآن مجید کو سر عام پاؤں سے ٹھوکریں ماری گئیں اور کہا گیا کہ یہ مرزائیوں کا قرآن ہے۔ اس کے بعد اسے جلا دیا گیا

پنجاب کے ایک وزیر نے امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو فون پر کہا کہ وہ اپنی جماعت کو ہدایت کریں کہ جب ہجوم آیا کرے تو اسے جائدادیں لوٹ لینے دیا کریں۔ اگر اس سے زیادہ مزید ہدایت کی ضرورت ہو تو اپنے کسی ذمہ دار عہدیدار سے ہدایت حاصل کریں

ایک شہر میں جلوس کی قیادت مقامی اسسٹنٹ کمشنر کے بیٹے نے کی۔ پولیس کوئی قدم نہیں اٹھاتی بلکہ بلوائیوں کی مدد کرتی ہے!

انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا رابطۂ عالم اسلامی شریعت اسلامیہ پر حاکم ہے ؟

بقیہ صفحہ ۶

اور نہ ہی اس امت محمدیہ کو اپنی اصلاح کے لئے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی آمد کی ضرورت ہے دیا نہ مسیح آسمان پر اور ان کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کے عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس پر حرف آتا ہے اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ کو قرآنی اشارات اور حدیثی تصریحات میں جو مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ خود حضرت عیسیٰ بن مریم نہیں ہیں بلکہ اسی امت محمدیہ کا ایک فرد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں "مسیحیت" کا مقام پانے والا ہے۔ چونکہ حدیثوں میں آنے والے مسیح کو "نبی اللہ" قرار دیا گیا ہے ہم مانتے ہیں کہ آنے والے مسیح موعود نبی ہوں گے مگر ان کی نبوت غیر تشریعی ہے۔ اور یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور فیضان کی برکت سے ہے۔ کیونکہ خاتمیت محمدیہ کے ذریعہ بجز ظلی و امتی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ اگر آپ حضرات کے نزدیک مسیح ناصری کی حیات جسمانی اور موجودگی بر آسمان اور نزول از آسمان کے صریح دلائل ہیں تو بے شک بیان فرمائیں

پنجم : ہمارے نزدیک چودھویں صدی کے مجدد اور امت کے مہدی اور مسیح موعود، جو مطلوب امت تھے اور جن کے منتظر تھے، مبعوث ہو چکے ہیں اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ چونکہ مسیح موعود کی بعثت، نشأت اسلام اور غلبۂ قرآنی کے اظہار کے لئے ہے۔ اس لئے احمدی جماعت اشاعت اسلام کو اپنا نصب العین سمجھتی ہے اور وہ ہر ممکن قربانی دے کر اس کار خیر کو اکناف عالم میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

اب چودھویں صدی قریب الاختتام ہے ہم ۱۳۹۴ھ ہجری میں سے گزر رہے ہیں مگر آپ حضرات ہنوز کسی مجدد کے ظہور اور امام مہدی کی آمد اور نزول مسیح کے منتظر ہیں۔ اور نہ معلوم کب تک انتظار کرتے چلے جائیں گے۔ پس آپ حضرات اگر باہم مشورہ کر کے ظہور مہدی و نزول مسیح اور آمد مجدد صدی چہاردہم کا کوئی فیصلہ کر چکے ہیں تو عوام کے مفاد و رہنمائی کے لئے اس کی اشاعت فرما دیں۔ ورنہ کسی مدعی ماموریت کا انکار و تکذیب اور تکفیر کوئی قابل بات نہیں

پس ہم اراکین رابطۂ اسلامی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حقائق کا سامنا کریں اور بجائے غلط فیصلہ کرنے کے دلائل و براہین سے اپنے موقف کو مدلل کر کے بالا امور کے بارہ میں بیان فرمائیں۔ اور اشاعت اسلام کے کسی تعمیری منصوبہ کو عالم اسلام کے سامنے رکھیں تاکہ اسلام کی بگڑی بن سکے۔

وما علینا الا البلاغ

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"درویشان قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں ..... دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں ..... ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البال ہو کر پورے فکر کے ساتھ مرکز سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

چونکہ اس سال شدید مہنگائی کی وجہ سے درویشان قادیان کو عام تنخواہ سے کچھ زاید الاؤنس دینا ضروری ہے اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ فراخدلی کے ساتھ درویش فنڈ کی مد میں رقوم ادا کر کے ممنون فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدیّت زندہ باد !! — احمدیّت کے فدائی زندہ باد !!

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر ۲

پس احمدیوں کے ساتھ اسی کے مطابق عمل پیرا آیا۔ اور وہ ایسی کڑی آزمائشوں میں کامیاب و کامران رہے۔ اس لئے یہ بھی **احمدیّت کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے۔**

اسلام کے یہ نام نہاد غازی اس وقت اپنے جنون کے سبب معقولیت کی کوئی بات سُننے کو تو تیار نہیں۔ ورنہ اگر ذرا ہوش سے کام لیں تو دیکھیں کہ ان لوگوں نے احمدیوں کو جو اپنے زعم میں غیر مُسلم قرار دے کر جو سلوک اِس وقت اُن سے کیا ہے یا کر رہے ہیں اسلام کی کس کتاب میں غیر مسلموں سے ایسے سلوک کی تعلیم دی گئی ہے؟ کیا یہ سلوک سراسر اسلام کو بدنام کرنے اور اس سے نفرت دلانے والی نہیں — ؟

احمدیوں پر جو بڑا اعتراض کیا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد احمدی لوگ **بابِ نبوّت کُھلا** مانتے ہیں۔ مگر اِس مسئلہ میں احمدی منفرد نہیں۔ اُمتِ محمدیہ میں سے ایک معقول تعداد **بزرگانِ سلف** کی ایسی بھی ہے جن کا عقیدہ اس بارے میں احمدیوں سے چنداں مختلف نہیں۔ اِس لئے احمدیوں کو محض اس عقیدہ کی بناء پر خارج از اسلام قرار دینے والے اِس بات پر سنجیدگی سے کیوں غور نہیں کرتے کہ اُن کے فتووں کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے۔ کیا کوئی غیر احمدی عالم۔ سلف صالحین کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر محض اسی وجہ سے احمدیوں کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے رہنا کہاں کی عقلمندی ہے — ؟

پھر یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ مذہب تو ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے۔ جو اُس کے اپنے دل کے عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس بارے میں کسی دُوسرے کے کہنے سے تو کوئی مذہب یا عقیدہ کسی کے سر تھوپا نہیں جا سکتا۔ ساری دُنیا میں نرالی منطق یہ پاکستان کے علماء ہی نے نکالی ہے کہ احمدیوں کو اپنی مرضی سے مذہب اور عقیدہ رکھنے اور اس کا اظہار کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اُس ملک کی اکثریت ہی کی مرضی ہے۔ جو عقیدہ اور مذہب احمدیوں کی طرف منسُوب کرے احمدیوں کا فرض ہے کہ بلا چوں و چرا اُسے قبول کر لیں۔ اور اس فیصلہ کے سامنے دَم نہ ماریں۔ دیکھئے **یہ کس قدر بڑا ظلم ہے** جو علماء کی طرف سے احمدیوں پر ڈھایا جا رہا ہے۔ دُنیا میں اس کی کہیں نظیر ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی — !! باہر کی دُنیا کا کوئی بھی انسان پاکستانی علماء کی اس نرالی منطق کو دُرست اور حق بجانب قرار دینے کو تیار نہ ہوگا۔ جب یہ صورت ہے تو یہ ساری **غوغا آرائی۔ قتل و غارت۔ مار دھاڑ کیسی؟** اور مُسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کی کس کتاب سے اس کے جواز کا ثبوت پیش کریں گے؟ فبای حدیث بعد اللّٰہ و اٰیاتہ یؤمنون !!

چونکہ اس وقت پاکستان میں جنونی مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے محض اکثریت کے بل بوتے پر احمدیوں کا **قافیہ حیات تنگ** کر رہے ہیں۔ پاکستانی علماء کی اِس مذہبی دھاندلی کو دیکھ کر لُدھیانہ کے ایک مولوی صاحب بھی پانچوں سواروں میں شامل ہونے کے لئے اپنے حُجرہ سے نکل آئے ہیں۔ اور اُنہیں بھی احمدیوں کو اسلام سے خارج قرار دینے کا فتویٰ صادر کرنے کا شوق چرایا ہے۔ چنانچہ حضرت نے ایک لمبا چوڑا بیان روزنامہ پرتاپ جالندھر مجریہ ۲۰۱۲/۶ میں شائع کرایا ہے۔ مگر شاید یہ مولوی نہیں جانتا کہ پاکستان کی طرح بھارت کی حکومت نہ تو کمزور ہے اور نہ ہی اصولِ حکومت سے بے خبر !! پاکستان میں تو **جنونی مولوی** مذہب کے نام پر ملک کا امن و امان برباد کرنے پر تُلے ہوئے ہیں مگر **بھارت کا سکولر نظامِ حکومت** کسی کو مذہب کی بناء پر ایسا فتنہ کھڑا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ قبل اس کے کہ ایسے فتنہ پرداز مولوی کوئی نامناسب اقدام کریں حکومت کی مضبوط گرفت ان کو سیدھی راہ پر لے آئے گی — اِس بارے میں ہم گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں پوری تفصیل کے ساتھ عرض کر چکے ہیں۔ اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہاں کی حکومت کے کارندے اپنی ذمہ داری کو خُوب پہچانتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ لدھیانہ کے مولوی جیسے ہر شر پسند کو فتنہ انگیزی کا ہرگز موقعہ نہیں مل سکتا۔

سمجھ نہیں آتی لدھیانہ کے یہ مولوی صاحب اب تک کہاں چُھپے ہوئے تھے؟ کیا ان کی مولویت صرف احمدیت کے خلاف ہی حرکت میں آتی ہے۔ یا مُلکی تقسیم کے بعد ستائیس سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے اسلام کی کوئی قابلِ ذکر خدمت بھی کی ہے۔ ہم خُوب جانتے ہیں کہ ایسے مولوی کسی مسجد کی امامت کرا لینے، مُردوں کو نہلا دینے یا نکاح پڑھانے یا پھر اِن دنوں وقف بورڈ کی جائیدادوں پر ہاتھ صاف کرتے رہنے کے سوا اسلام کی کوئی بھی خدمت کرنے کے اہل ہی نہیں اور نہ اُن کا خیال بھی اس طرف کبھی گیا ہے۔ اگر عقل ہوتی تو دیکھتے کہ اُن کے قریب ہی قادیان کی مقدس بستی سے جماعتِ احمدیہ نے عرصہ ۲۷ سال میں اسلام کی خدمت و اشاعت میں وہ کچھ کیا ہے۔ جس کی نظیر سارے بھارت کے مسلم فرقے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ ان لوگوں کو تو لدھیانہ شہر کے اندر بھی تبلیغ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی ہوگی۔ چہ جائیکہ باہر نکلتے اور مُلک کے کونے کونے میں مؤثر طریق پر اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی سعادت حاصل کرتے۔ خُدا کے فضل سے یہ شرف احمدیہ جماعت کو حاصل ہے کہ بھارت کے کونے کونے میں احمدی مبلغین محبت و پیار کے ساتھ رحمۃ للعالمین کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔

غیر احمدی علماء دُوسروں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے سے تو رہے۔ بنے بنائے احمدی مسلمانوں کو اپنے فتوائے کفر کے زور سے خارج از اسلام بنا رہے ہیں۔ اور اسی کو اسلام کی بڑی خدمت سمجھ رہے ہیں۔ لیکن نہ تو ہندوستانی علماء کے فتاویٰ کفر سے احمدیت کی ترقی رُک سکتی ہے اور نہ پاکستان میں جنونی علماء کی انگیخت سے احمدیوں کو شہید کر دینے، اُن پر طرح طرح کے مظالم ڈھانے، اُن کی جائیدادوں اور املاک کو نذرِ آتش کر دینے سے احمدیّت کی ترقی میں کسی طرح کی رُکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ احمدیت اُن کی آنکھوں کے سامنے زندہ رہے گی، پھُولے گی اور پھلے گی۔ اور اُس کے ذریعہ ہی سے اِسلام کا موعود عالمگیر غلبہ ظاہر ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔ ونعم ما قال المصلح الموعودؓ ؎

جلوۂ یار ہے کُچھ کھیل نہیں ہے لوگو
احمدیت کا بھلا نقش مٹا دیکھو تو

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407.

یہ مت خیال فرمائیے کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں!

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱
فون نمبر: دکان 23-1652، 23-5222 — مکان 34-0451
تار کا پتہ: AUTOCENTRE

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے !!

آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY MADRAS-600004.
TELEPHONE NO. 76360.

منقولات

احمدیوں پر اتیاچار

اخبار پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۶ ؍جون ۷۴ء کا ایڈیٹوریل نوٹ

"نہ تو پاکستان کی قومی اسمبلی نہ پردھان منتری بھٹو اور نہ جماعتِ اسلامی کے گارڈ قادیانی فرقہ سے اُن کا عقیدہ چھین سکتے ہیں۔

پاکستان میں اس وقت یہ کوشش ضرور جاری ہے کہ اس طبقہ کو ایک غیر مسلمان اقلیت قرار دیا جانے اور اہم سرکاری یا فوجی عہدوں سے تمام احمدی ہٹا دیئے جائیں۔ لیکن اگر ایسی کوئی بھی حرکت ہوئی تو اس کا نقصان پاکستان کو زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اس سے نہ صرف وہ بے شمار قابل افسران کی خدمات سے محروم ہو جائیگا بلکہ اُس دیش میں آباد اس طبقہ کے ۲۵ لاکھ پیروکاروں کو پاکستان مخالف بن جانے کے لئے اشتعال مل جائے گا۔

احمدیہ فرقہ کا جنم ضلع گورداسپور میں قادیان میں ہوا تھا۔ اُس کے ممبران یہ وشواس رکھتے ہیں کہ اُن کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ایک طرح سے حضرت محمد کے ہی اوتار تھے۔ ویسے اللہ، قرآن شریف اور حضرت محمد صاحب میں اُنہیں اتنا ہی وشواس ہے جتنا کسی دوسرے مسلمان کو ہوگا۔ لیکن کٹر سُنّی مسلمانوں کو یہ منظور نہیں کہ حضرت محمد کے بعد کسی بھی شخص کو پیغمبر کہا جائے۔ اس پر ہی وہ احمدیوں کو غیر مسلمان قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اُن کے خلاف تشدد آمیز دنگے سارے پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ اور ہر موقعہ کا فوراً فائدہ اٹھانے والے بھٹو صاحب نے تو سُنّی احمدیہ مُٹھ بھیڑ میں بھارت افغانستان اور رُوس کی سازش کا بھی تصور کر لیا ہے۔

دُوسروں کے دھارمک جذبات کو سمجھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اور میں اسلام یا احمدیہ فرقہ کے عقیدوں کے بارے میں جانکاری رکھنے کا کوئی دعوے نہیں کرتا۔ لیکن احمدیوں پر کی جا رہی نکتہ چینی کے سلسلہ میں ایک سوال ضروری دماغ میں آتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں آغاخاں کو تو بیسویں صدی کے مسیحا کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ان کا سرکاری سمان ہوتا ہے۔ اور اُن کی گدّی کی کسی طرح کی نکتہ چینی نہیں ہوتی۔ لیکن جب احمدیوں کے سربراہ کا ذکر ہوتا ہے تو اُنہیں غیر مُسلمان اور اسلام مخالف تک کہا جاتا ہے؟ کٹر مسلمانوں کا اگر یہ وشواش ہے کہ حضرت محمد صاحب کے بعد کوئی پیغمبر دھرتی پر نہیں آیا۔ اور نہ ہی کوئی انسان اُس طرح کی عزّت کا حقدار ہے، اور اسی وجہ سے مرزا غلام احمد (صاحب) کو ایک مسیحا کہنا اسلام ورودھی حرکت ہے تو پھر آغاخاں کو یہی لوگ اس نظریے سے کیوں دیکھتے ہیں جو صرف ایک پیغمبر کے لئے ہی مخصوص ہونی چاہیئے؟ پھر آغاخاں کے اسماعیلی اُسی طرح غیر مسلمان کیوں نہیں کہے جاتے جس طرح احمدیوں کی نکتہ چینی ہوتی ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ آغاخاں کو حضرت محمد صاحب کے خاندان کا فرد مانا جاتا ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد (صاحب) کو اُن کے پیروکار ایک مسیحا مانتے ہیں)...... آغاخاں کو اُن کے انویائی کسی کم احترام سے نہیں پُوجا کرتے۔ اور اگر حضرت محمد صاحب کے بعد کسی شخص کو اسی طرح مقدّس سمجھنا اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے تو اسماعیلی بھی اتنے ہی کافر ہیں جتنے کہ احمدی۔ لیکن اسماعیلیوں اور اُن کے گُورو آغاخاں کو تو پاکستان میں ہر قسم کی عزّت حاصل ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف شروع کی گئی تشدد آمیز کارروائی کسی اقتصادی عقیدہ سے پریرت نہیں بلکہ کچھ مفاد پرست دھارمک و سیاسی عناصر کی گھٹیا سازش کا نتیجہ ہے۔ (للانت مُوہن)"

ولادتیں

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بروز جمعرات مورخہ ۶ ؍جون ۱۹۷۴ء خاکسار کو نواسہ عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ عزیزہ شمیم الہدیٰ وصادقہ بیگم امینی کلکتہ کا تیسرا لڑکا ہے۔ اس بچے کا نام "بشارت احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک وصالح بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔ خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی۔

(۲) الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم یو ابراہیم صاحب حال بمبئی کو تین لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا مورخہ ۸ ؍مئی ۷۴ء کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "انس احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار: شریف [illegible] مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی۔

درخواستِ دعا: [illegible] ہسپتال میں بیمار ہے [illegible] دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] بیگم بنگلور۔

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۲ ؍جون۔ آج بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے لنڈن سے آمدہ بلیٹن سے فساداتِ پاکستان کے بارہ میں تازہ خبریں سُنائیں۔ (اس بلیٹن کا اُردو ترجمہ دوسری جگہ شائع کیا جا رہا ہے) بعدہٗ درد بھرے دل کے ساتھ تمام حاضرین نے جن میں مستورات بھی بھاری تعداد میں موجود تھیں پُرسوز دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کے لئے اپنے خاص فضل سے حفظ وامان کے سامان کرے اور ظالموں کو ہدایت دے۔

قادیان ۱۴ ؍جون۔ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد مکرم منشی شمس الدین صاحب اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب آف کلکتہ اپنے وطن کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر رہے۔

قادیان ۱۶ ؍جون۔ آج عشاء کی نماز کے بعد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھدرواہ سے زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اِس سفر کو اُن کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ آمین۔

نئے سال کیلئے درویش فنڈ کے وعدے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا جذبہ رکھنے والے احباب کی طرف سے ۷۵-۱۹۷۴ء کے لئے درویش فنڈ کے وعدے موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان گراں قدر وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہنے اور اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ محبت واخوت کا اظہار کرنے کا قابلِ قدر جذبہ مخلصینِ جماعت کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔

نظارت ہذا ان [illegible] کا شکریہ پیش کرتے ہوئے اُن دوستوں سے بھی جن کے وعدے ابھی نہیں آئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جلد وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہیں سمجھتے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسارہ کی والدہ محترمہ نصرت جہاں بیگم بھدرک کی اور دو چھوٹے بھائی نعیم احمد اور شمیم احمد آج کل دمہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے نیز بہن رضیہ سلطانہ دبھائی وسیم احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسارہ قدسیہ سلطانہ اہلیہ فرمل احمد خان دھنباد (بہار)

(۲) میری پھوپھی صاحبہ کچھ عرصہ سے ضعف [illegible] کی وجہ سے شدید بیمار ہیں کامل شفایابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار اقبال النساء [illegible] محمد کریم الدین [illegible]۔